بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ـ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

جلد ۱۸ — شمارہ ۸

The Weekly Badr Qadian

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر: خورشید احمد انور

Regd. No. L 5177

شرح چندہ
سالانہ ۸ روپے
ششماہی ۴ روپے
ممالک غیر ۱۵ روپے
فی پرچہ ۲۰ نئے پیسے

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۸ تبلیغ ـ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۱۳ تبلیغ (فروری) کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور کو ہلکا سا ضعف ہے ویسے عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے ـ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین ـ

قادیان ۱۸ تبلیغ ـ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ ـ

● — ہفتہ زیر اشاعت قادیان اور مضافات میں اچھی خاصی بارانِ رحمت ہوئی جس کا فصلوں پر اچھا اثر پڑا ہے اور موسم بھی خوشگوار ہوگیا ہے ـ سردی کی شدت بھی کافی کم ہو چکی ہے ـ

۲ ذوالحجہ ۱۳۸۸ ہجری — ۲۰ تبلیغ ۱۳۴۸ ہجری شمسی — ۲۰ فروری ۱۹۶۹ عیسوی

احمدیہ مسلم مشن ماریشس کی تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی سرگرمیاں

اکتوبر تا دسمبر ۱۹۶۸ء

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر انچارج احمدیہ مسلم مشن ماریشس

۱۲ مارچ ۶۸ء کو ماریشس نے آزادی حاصل کی اور اس دن سے اس چھوٹے سے دیپ کی شان دوبالا ہو رہی ہے ـ بحری اور ہوائی روٹ پر ہونے کی وجہ سے آمد و رفت دن بدن زیادہ ہو رہی ہے ـ دنیا کے بڑے اور چھوٹے ملک اپنے سفارت خانے کھول رہے ہیں ـ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ احمدیہ جماعتوں کی شان اور وقار میں اضافہ ہو رہا ہے ـ اور ہمیں مختلف رنگوں میں اسلام کا پیغام وسیع تر کرنے کا موقعہ مل رہا ہے ـ الحمد للہ ـ

ریڈیو پر تقاریر کا سلسلہ

آزادی کے بعد "ہم اور ہمارے روشن مستقبل" پر خاکسار کی بارہ تقاریر نشر ہوئیں ـ پھر عرصہ زیر رپورٹ میں "وقت کی آواز" کے عنوان سے میری تقاریر ہر پندرہ دن کے بعد نشر ہوتی رہیں ـ جن میں ملکی حالات پر اسلامی نقطۂ نگاہ سے تبصرہ کرتا رہا ـ مثلاً — کالجوں کے بڑے طلبہ کی ایک پکنک کے دوران یہ آواز پیدا ہوئی کہ ہمیں ایک نیا مذہب درکار ہے جو یونیورسل ہو ـ چنانچہ اس پر خاکسار نے اظہار خیال کرتے ہوئے بتایا کہ جن خوبیوں کو یہ طلبہ نئے مذہب میں دیکھنا چاہتے ہیں، وہ ساری کی ساری اسلام میں پائی جاتی ہیں ـ مثال کے طور پر (۱) یونیورسل خدا پر ایمان ـ (۲) سب نبیوں پر ایمان ـ (۳) یونیورسل زبان (۴) یونیورسل اخوت ـ دوسری تقاریر میں نوجوانوں کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ قرآنی اصول ہی ایسے ہیں جن پر عمل کر کے نوجوان اپنے ملک کی خدمت کر سکتے ہیں ـ پھر ایک تقریر میں شادی بیاہ کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے اسلامی تعلیم کو پیش کیا ـ ایک اور تقریر جو بیحد مقبول ہوئی "فیشن" پر تھی ـ عورتوں کے حقوق اور ان کے لئے قومی خدمات کے ذرائع پر بھی ایک تقریر تھی ـ اسی طرح چاند کے سفر اور موجودہ ایجادات کا تفصیلی ذکر سورہ رحمٰن سے پیش کرنے کا بھی موقعہ ملا ـ ان سب تقاریر کے ساتھ ساتھ درثمین اور کلامِ محمود کی نظمیں بھی مضمون کی مناسبت کے ساتھ ساتھ خدام اور اطفال نے پیش کیں ـ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہمارے یہ پروگرام مسلمانوں کے علاوہ ہندوؤں میں بھی بہت مقبول ہوئے ـ

پبلک تقاریر

۲ اکتوبر کو حکومت کے محکمہ تعلیم کے ماتحت UNESCO کی رہنمائی میں ایک جلسہ عام مہاتما گاندھی جی کی سوویں سالگرہ منانے کے لئے ہوا ـ جس میں گورنر جنرل ـ وزراء اور سفراء غیر ممالک کے علاوہ خاکسار کی بھی تقریر ہوئی ـ ایسی بڑی مجلس نے پہلی بار تلاوتِ قرآن مجید سنی ـ اور گاندھی جی کی زندگی کے عملی پہلو اور قرآنی تعلیم مساوات کا موضوع خاص طور پر .... بیان ہوا ـ جلسہ کے بعد اکثر دوستوں نے اسی وقت مبارک باد دی ـ اور یہ سلسلہ بوساطت احباب تو کئی دن تک جاری رہا ـ یہ تقریب ٹیلیویژن پر بھی دکھائی گئی تھی ـ اس میں خاص مدعوین کی تعداد ۵۰۰ سے زائد تھی ـ

دوسری تقریر جنوب مشرقی علاقہ کے شہر MAHEBOURG میں کرنے کا موقعہ ملا ـ اس جلسہ میں حاضرین کی تعداد کم و بیش ۲۰۰۰ تھی جس کا انتظام وہاں کے طلبہ کی ایک انجمن نے کیا تھا ـ وہاں بھی گاندھی جی کی عملی زندگی پر خاکسار کی تقریر گو مختصر تھی مگر تلاوتِ قرآن مجید ہی سینکڑوں لوگوں نے پہلی بار سنی تھی ـ نوجوان طبقہ نے میری تقریر کو خوب غور سے سنا اور ان میں سے کئی بعد میں مشن ہاؤس میں ملنے کے لئے بیس میل کا سفر کر کے بھی آئے ـ اس مجلس میں کثرت ہندوؤں کی تھی ـ

تیسری تقریر یا پروگرام ہمیں ایک اہم مجلس میں پیش کرنے کا موقعہ ملا ـ یہ DIVINE LIFE SOCIETY والوں نے اپنے نئے YOGA آشرم کے افتتاح کے موقعہ پر منعقد کی تھی ـ جس میں حکومت کے وزراء ـ پارلیمنٹ کے ممبران ـ اہم سرکاری آفیسران ـ غیر ملکی سفیر، تاجر ـ طلبہ اور اساتذہ شامل تھے ـ اور ان کے ورلڈ پریذیڈنٹ SWAMI CHIDA-NAND JI بھی رشی کیش (انڈیا) سے آئے ہوئے تھے ـ ہمارا پروگرام پندرہ منٹ کا تھا ـ جس میں سورہ مومنون کے پہلے رکوع کی تلاوت تعلیم الاسلام احمدیہ کالج کے طالب علم نے کی ـ پھر کالج کے طلبہ نے مل کر ایک دعائیہ نظم سنائی آخر میں خاکسار نے تلاوتِ قرآن مجید کا ترجمہ مع تفسیر کے سنایا اور بتایا کہ اسلام میں کسی عبادت خانہ کے بنانے کی کیا اغراض ہوتی ہیں اور پھر چھ منازل کو طے کر کے انسان روحانیت کو کیسے حاصل کر سکتا ہے ـ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس تقریب پر ہمارے پروگرام کا نمایاں اثر پڑا ـ اور اسلام کی نمائندگی پوری شان سے ہوئی ـ میری یہ تقریر اور پہلی تقریر مقامی اخبارات میں بھی شائع ہوئیں ـ اور T.V. پر سارے ماریشس میں بار بار ان پروگراموں کی فلمیں دکھائی گئیں ـ الحمد للہ ـ

چوتھی بار مجھے ایک اہم تقریب میں تقریر کر کے اسلامی تعلیم کو پیش کرنے کا موقعہ ملا جو جنوبی علاقہ میں تھی اور جس میں ہندو مسلمان اور عیسائی سبھی شامل تھے ـ یہ ہمارے مشن کے ایک ہندو دوست نے M.B.E. کا خطاب ملنے کی خوشی میں منعقد کی تھی ـ

اسی سلسلہ میں پانچویں بار روزہل کے علاقہ میں ایک ہندو لٹریری سرکل نے اپنے سالانہ جلسہ میں خاکسار کو دعوت دی ـ جس میں سینکڑوں حاضرین تھے ـ وہاں بھی ان کی درخواست پر تقریر کی اور اسلامی تعلیم کو پیش کرنے کا موقعہ ملا کہ جس کے ذریعہ ہم اپنی سوشل سروس کو بہتر کر سکتے ہیں ـ پھر چھٹی بار Muslim Spur Club نے اپنی دسویں سالگرہ کی تقریبات میں [illegible] دی ـ اور "انسانی حقوق" پر مباحثہ میں حصہ لینے کی دعوت دے رکھی تھی ـ میرے علاوہ دوسرے مقررین میں یونیورسٹی آف ماریشس کے پروفیسر، مقامی بیرسٹر ـ امریکہ اور انڈیا کے سفراء مسٹر اوتار سنگھ بھی شامل تھے ـ خاکسار نے

(باقی دیکھیں صفحہ ۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ـ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان ـ

ہفت روزہ "بدر" قادیان
مورخہ ۲۰ تبلیغ ۱۳۴۸ ہش

ایک آواز پر حرکت

بدر کی اسی اشاعت میں دوسری جگہ ہم نے اخبار الجمعیۃ دہلی کے جمعہ ایڈیشن سے ایک مفصل نوٹ نقل کیا ہے جس میں الجمعیۃ کے مشاہد نے اسی سال جمعۃ الوداع کے موقعہ پر جامع مسجد دہلی میں ایک بڑے مجمع کے ساتھ نماز ادا کرنے کے بعد اپنے خاص تاثرات کا اظہار کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:-

"— مجھے سب سے زیادہ جس چیز نے متاثر کیا وہ جماعت کی یکسانیت تھی —"

اور یہ یکسانیت کیونکر ممکن ہوئی اس سوال کا جواب دیتے ہوئے خود ہی بتایا کہ لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ جس نے امام کی آواز کو دُور دُور تک پہنچا دیا۔ اور آخر میں ایک سبق آموز نتیجہ نکالتے ہوئے لکھا ہے:-

"— ایسے زمانہ میں بھی ہم متحد نہیں۔ میں نے دل میں کہا آج جدید ذرائع نے اس بات کو ممکن بنا دیا کہ نہ صرف ایک محلّہ یا شہر بلکہ پورے پورے ملک حتیٰ کہ سارے عالمِ اسلامی کے مسلمان ایک آواز پر حرکت کر سکیں۔ مگر اتحاد و اتفاق کے انتہائی زبردست امکان کے کنارے کھڑے ہو کر بھی ہم اتحاد و اتفاق سے محروم ہیں —" آخر میں سوالیہ انداز میں لکھتے ہیں:— "کیا اس سے بڑا المیہ بھی کوئی ہو سکتا ہے؟"

بلاشبہ اُمتِ مسلمہ کے لئے یہ ایک بہت بڑا المیہ ہے!! ساری دُنیا کو ایک شہر یا محلّہ کی طرح کر دینے میں جدید ذرائع نے تو صداقت کے پرکھنے اور رُشد و ہدایت کے قبول کرنے کے لئے متنوّع سہولتیں بہم پہنچائیں۔ اب اگر انہیں جمیع اقسام کی سہولیات کے ہوتے ہوئے اگر کوئی شخص حق کی شناخت سے محروم رہے تو فی الواقع اس کی حالت قابلِ افسوس ہے—!!

سیّدنا حضرت نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے تو فرمایا تھا کہ یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَةِ اللہ تعالیٰ کا برکت والا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔ عددی کثرت کے باوجود آج عالمِ اسلامی الجماعۃ کی نعمت سے محروم ہے۔ یہی وہ بڑی نعمت تھی جو مسلمانوں کی یکسانیت کو ایک نقطہ پر مجتمع کر سکتی تھی ——!

اسلامی نماز اس حقیقت کو پوری جامعیت کے ساتھ واضح کرتی ہے۔ جس کی طرف اخبار الجمعیۃ کے مشاہد کے تاثرات میں اشارہ کیا گیا ہے۔ اور اگر دیکھا جائے تو اسلامی نماز محض عبادت ہی نہیں بلکہ اس میں اجتماعیت کا بہت بڑا سبق سکھایا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ کوئی جماعت اس وقت تک ہرگز جماعت نہیں کہلا سکتی جب تک اُن کا ایک ایسا امام نہ ہو جس کی آواز پر ساری جمعیت حرکت کرے —— افسوس اسلام نے جس تکرار اور بار بار کی تاکید کے ساتھ جس سبق کو ہر مسلمان کے ذہن میں راسخ کرنا چاہا تھا، آج مسلمان اسی اہم بات کو یکسر فراموش کر چکے ہیں۔ بلکہ بعض تو امام کی بات بھی سُننا گوارا نہیں کر سکتے !! یا للعجب !!

مگر اس تعجب خیز صورتِ حال اور نہایت درجہ کے اباء و انکار کے باوجود حقیقت اپنی جگہ پر ناقابلِ تردید صورت میں موجود ہے۔ اور وہ وقت دُور نہیں جب دُنیا اس حقیقت کو سمجھ لینے کی کوشش کرے گی۔ اس لئے کہ حضرت نبیٔ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے لزومِ جماعت اور اطاعتِ امام کے سلسلہ میں جس قدر تاکیدی احکام صادر فرمائے ہیں، شاید ہی اور کسی بات کے بارے میں ایسی تاکید کی ہو۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ

من لم يعرف إمام زمانه فقد مات ميتة جاهلية —"

جس نے اپنے زمانے کے امام کی شناخت نہ کی وہ جاہلیت کی موت مرا۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کے اس ارشادِ گرامی کے بعد وہ کونسا سچّا مُسلمان ہے جو امام الزمان کی شناخت کئے بغیر ایک رات بھی چین سے کاٹ سکتا ہے؟ اور خصوصیت کے ساتھ ہمارے اس زمانے میں جبکہ ایک طرف دُنیا ایک دفعہ پھر ظهر الفساد في البرّ والبحر کا نمونہ دیکھ رہی ہے اور دوسری طرف وہ تمام علامات ایک ایک کر کے ظاہر ہو رہی ہیں جو الامام المہدی کے ظہور کے لئے احادیثِ مقدسہ میں بیان ہوئی ہیں —!! اس صورت میں ہر مسلمان کا فرض ہے کہ ارشادِ نبویؐ کی تعمیل میں اس برگزیدہ وجود تک پہنچنے کی پوری کوشش کرے اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا سلام اس تک پہنچائے ——!!

دلّی کی جامع مسجد میں ایک ہی امام کی آواز پر ہزاروں مقتدیوں کی یکسانیت اور سبھی نمازیوں کے ایک ساتھ جمیع ارکانِ نماز کے ادا کرنے کی حالت کا مشاہدہ کر کے مسلمانوں کی موجودہ منتشر و پراگندہ حالت کو المیہ سے تعبیر کرنے والے ہر مشاہد کا فرض ہے کہ وہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے مذکورۃ الصدر ارشاد پر تدبّر کی نظر کرے۔ اور سوچے کہ ایک نہ ایک دن اُس پر وہ وقت بھی آنے والا ہے جس سے کوئی فردِ بشر بچ نہیں سکتا۔ کیا اُس نے اس وقت کی سُرخروئی کے لئے کچھ جمع کر لیا ہے؟

اسی طرح یہ بات بھی خاص طور پر قابلِ غور ہے کہ جس طرح اذان کے بعد نماز باجماعت کا وقت ہو جانے پر نماز پڑھانے کے لئے امام مصلّے پر آجاتا ہے، یقین جانو کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ارشادِ گرامی کے مطابق ہر زمانے کا رُوحانی امام بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے بالضرور کھڑا کیا جاتا ہے۔ پھر جس شخص کے کان میں امام الزمان کی آواز پڑ گئی اور وہ جماعت میں شریک نہ ہوا، انفرادی طور پر خواہ ہزاروں نمازیں پڑھتا رہے اس کی منفردانہ نماز اس بلند مقام کو کسی صورت میں بھی نہیں پہنچ سکتی جو امام کی اقتدا میں ادا کی گئی۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ مسلمانوں کو ایک آواز پر مجتمع کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے اس زمانہ کا امام مبعوث ہو چکا۔ واضح نشانات اور پختہ دلائل اس کی صداقت کو ثابت کر چکے ہیں۔ اگر آپ کا دعویٰ قابلِ قبول نہیں تو کسی اور کو پیش کیا جائے، کیونکہ زمانہ ایسے امام کے لئے پُکار رہا ہے۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا تھا ؎

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
مَیں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا!

خدا کا شکر ہے کہ احمدیہ جماعت کو نہ صرف یہ کہ وقت کے امام کی شناخت کی سعادت حاصل ہوئی بلکہ جماعت کی اکثریت خلافتِ حقّہ احمدیہ پر ایمان رکھتے ہوئے ایک ہاتھ پر مجتمع ہے۔ اور جماعت کا یہ اجتماع خالصۃً رُوحانی نوعیت کا ہے۔ اتحاد و اتفاق کی وہ رسّی جس میں بندھے ہوئے ہونے کو عامۃ المسلمین فی زمانہ حسرت بھری آرزو کے ساتھ یاد کرتے ہیں۔ الحمد للہ کہ ایک ایک احمدی کا ہاتھ اس حبل اللہ پر مضبوطی سے پڑا ہوا ہے —— اور آج جبکہ اُسی کے فضل سے جماعتِ احمدیہ کو بین الاقوامی حیثیت حاصل ہو کر اس پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ دُنیا کے اکناف و جوانب میں آباد رہ کر اپنے اپنے ملک کی ملکی ذمہ داریوں کو ادا کرتے ہوئے دُنیا کے تمام احمدی خدمت و اشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں اُسی طرح ایک آواز پر حرکت کرتے ہیں جس طرح نماز کے وقت امام کی آواز پر کسی جامع مسجد کا ہزاروں اور لاکھوں کا مجمع امام کی اقتدار میں حرکت کرتا ہے —!!

چنانچہ ایک تنظیم کے تحت عالمگیر تبلیغی جدوجہد اور انوارِ قرآنی کا ساری دُنیا میں پھیلانا، امام کی آواز پر بابرکت حرکت کے دلکش مظاہر ہیں ——!! کاش دوسرے مسلمان ان باتوں پر مخلّی بالطبع ہو کر غور کریں ——!!

وقفِ زندگی اور ابراہیمی سُنّت

ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"مَیں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے مَیں نے اس راحت اور لذّت سے حظ اُٹھایا ہے۔ یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذّت کے ساتھ بڑھتا ہی جائے گا ..... اس وقف کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جائے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں ہے بلکہ تکلیف اور دُکھ ہوگا تب بھی مَیں اسلام کی خدمت سے رُک نہیں سکتا۔ اسلئے مَیں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیّت کروں اور یہ بات پہنچا دوں آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ اُسے سُنے یا نہ سُنے۔ کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیاتِ طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے۔ اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ کی طرح اس کی رُوح بول اُٹھے اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا۔ خدا میں ہو کر نہیں مرتا۔ وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا —— پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو، تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف مَیں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں۔"

(الحکم مورخہ ۳۱ر اگست ۱۹۰۷ء)

خطبۂ جمعہ

ہر نیا سال جو آتا ہے وہ ہم پر پہلے سے زیادہ ذمّہ داریاں عاید کرتا ہے

اگر ہم اپنی ذمّہ داریوں کو ادا کریں تو اللہ تعالیٰ ہم پر اپنے انعامات کو بڑھاتا چلا جائے گا

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ ۳ صلح ۱۳۴۸ ہش بمقام مسجد مبارک ربوہ

تشہد، تعوّذ، سورۃ فاتحہ اور آیۂ کریمہ
وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰهُمْ تَقْوٰىهُمْ (محمد ۴۷-۱۸)
کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

نیا سال نئی برکتوں نئی ذمّہ داریوں کے ساتھ

آگیا ہے۔ ذمّہ داریاں بھی پہلے سے بڑھ کر اور انعامات کے وعدے اور بشارتیں بھی پہلے سے زیادہ لے کر۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ مومن کسی جگہ ٹھہرتا نہیں بلکہ مقاماتِ قرب میں بلند سے بلند تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ جیسا کہ سورۂ محمد کی اس آیت میں ہی جو ابھی میں نے تلاوت کی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو ہدایت کی راہوں کو اختیار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہدایت کے مزید سامان ان کے لئے پیدا کر دیتا ہے۔ اھتدٰی کے معنی یہ ہیں کہ وہ لوگ جو اپنی عقل اور فراست سے کام لیتے ہیں اور فطرتِ انسانی میں اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کی جو urge اور شدید خواہش پائی جاتی ہے اس کے مطابق قرب کی راہوں کو تلاش کرتے ہیں۔ اور علیٰ وجہ البصیرت اس مقام پر قائم ہوتے ہیں کہ اطاعتِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بغیر اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے قرب اور اس کی رضا کو حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے وہ ہر وقت اور ہر آن اسوۂ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اتباع کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے ہدایت کے نتیجہ کے نیک ہونے کے، بہترین کامیابیوں کے، رضا کی راہوں کو پا لینے کے، اس کی رضا کو حاصل کر لینے کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں مزید نیکیوں کی توفیق بھی بخشتا ہے۔ کیونکہ ہدایت کے معنی میں یہ مفہوم پایا جاتا ہے کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے اسے مزید بڑی نیکیوں کی توفیق وہ عطا کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک مومن جب اپنی زندگی میں قرب کے بعض مقام حاصل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مزید قرب کی راہیں اسے دکھا دی جاتی ہیں۔ پھر وہ مزید ترقیات کرتا ہے وَاٰتٰهُمْ تَقْوٰىهُمْ اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اپنے مقام قرب و ہدایت کے مطابق وہ معزز اور مکرم بن جاتا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم نے فرمایا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ (الحجرات ۴۹-۱۴) اللہ تعالیٰ ان کی ان کے مناسب حال ان کی استعداد کے مطابق اور اپنی استعداد کو جس حد تک انہوں نے خدا کی راہ میں خرچ کیا اس کے مطابق ان کا تقویٰ اپنی نگاہ میں ان کی عزت انہیں عطا کر دیتا ہے۔

اس آیتِ کریمہ میں جو بہت سی باتیں بیان ہوئی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ

مومن کسی مقام پر ٹھیرتا نہیں ہے

اس کی زندگی کا ہر لمحہ اس کو مزید رفعتوں کی طرف لے جاتا ہے۔ اگر وہ حقیقی اور مخلص مومن ہو اور اس کی زندگی کا ہر نیا سال اسے اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب کر دیتا اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اسے زیادہ معزز بنا دیتا ہے پس ہر نیا سال جو ہماری زندگیوں پر آتا ہے وہ ہم پر پہلے سے زیادہ ذمہ داریاں بھی ڈال رہا ہوتا ہے اور پہلے سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ہماری عزت کے سامان بھی پیدا کر رہا ہوتا ہے۔ اور مومن بندہ مخلص اللہ کے اور زیادہ قریب ہو جاتا ہے تو میری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان معنی میں جو قرآن کریم نے ہمیں بتائے ہیں۔ ہمارا یہ سال جو ہم پر چڑھا ہے۔ پہلے سے زیادہ برکتوں والا سال ہو اس میں ہم اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے قرب کو پہلے سے زیادہ پانے والے ہوں اور اس کی محبت جو ہمارے دلوں میں ہے وہ پہلے سے زیادہ شدت اختیار کر جائے۔ اور بہتر ثواب اس محبت کا اپنے رب کی طرف سے ہمیں ملے۔ پس اس معنی میں نیا سال آپ کے لئے بھی اور میرے لئے بھی اللہ تعالیٰ مبارک کرے

جس سال میں سے ہم گزر چکے ہیں اس کا اختتام ہمیں بڑا بابرکت نظر آیا یہ بھی مسنون ہی تھی کہ سال کے آخر میں ہمارا جلسہ سالانہ رکھا گیا ہے۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر بہت سی برکات کا نزول ہوا

اور اس جماعتِ مخلصین نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہت ایثار اور فدائیت اور محبت اور الفت اور اخوت کے مظاہرے کئے۔ ربوہ کے رہنے والوں پر، جو ایک غریبانہ زندگی بسر کرتے ہیں مالی لحاظ سے جلسہ بڑا بوجھ ڈالتا ہے۔ کیونکہ ان کے رشتہ دار عزیز دوست اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ان کے گھروں میں آکر ٹھہرتے ہیں اور علاوہ اس سادے کھانے کے جو جماعتی نظام کے ماتحت انہیں دیا جاتا ہے اور بہت سے خرچ ہیں جو انہیں کرنے پڑتے ہیں۔ جنہیں وہ بشاشت کے ساتھ کرتے ہیں اور بہت سی تکالیف ہیں جو انہیں برداشت کرنی پڑتی ہیں اور وہ بشاشت اور مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ برداشت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنے پاک بندوں کے متعلق جو یہ فرمایا
"يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ" (الحشر ۵۹-۱۰)
یہ نظارہ بڑی وضاحت کے ساتھ اور پوری طرح روشن ہو کر جلسہ کے ایام میں ہمارے سامنے آجاتا ہے کہ اپنی جانوں کی، اپنی تکلیف کی، اپنے مال کی پرواہ نہیں کرتے بلکہ اپنے بھائیوں کے آرام میں اور اس جدوجہد میں انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچے اپنے اوقات کو بھی خرچ کرتے ہیں اور اپنے آراموں کو بھی قربان کرتے ہیں اور اپنے مال بھی خرچ کر رہے ہوتے ہیں جلسہ سالانہ ہر سال یہ نظارہ پیش کرتا ہے لیکن چونکہ ہر سال

پہلے کی نسبت زیادہ مہمان آتے ہیں

اس لئے ہر سال صرف یہ بات ہمارے سامنے نہیں آتی کہ ایک ایثار پیشہ جماعت دنیا میں قائم ہو چکی ہے بلکہ یہ نظارہ خاص طور پر ہمارے سامنے آتا ہے کہ یہ ایثار پیشہ جماعت ہر سال پہلے کی نسبت زیادہ ایثار دکھاتی اور قربانیاں دیتی ہے اور ان تمام مطالبات کو پورا کر رہی ہے جو جلسہ کے یہ چند ایام ان سے کرتے ہیں۔ ہر سال پہلے سے زیادہ قربانی اور پہلے سے زیادہ بشاشت اور لذت کے ساتھ وہ قربانی دے رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ربوہ کے مکینوں کو اس کی بہترین جزا دے۔ اس قسم کی قربانی دینا بھی اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اور قربانی دینے کی توفیق وہی پاتے ہیں جو ہدایت کے پہلے دو تقاضوں کو پورا کر چکے ہوں یعنی اپنی عقل اور فطرت کے تقاضے پورے کرنے والے ہوں۔ اور عقل کا جو یہ تقاضا ہے کہ اللہ کی طرف سے جو ہدایت آئے اسے قبول کرو۔ دنیا کا کوئی عقلمند یہ تو نہیں کہے گا کہ اگر اللہ کی طرف سے کوئی ہدایت آئے تو اسے قبول نہ کرو۔ وہ یہ تو کہہ دیتے ہیں کہ یہ ہدایت اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں لیکن یہ کہ وہ کہے کہ ہدایت تو اللہ کی طرف سے ہے لیکن عقل کہتی ہے کہ اسے قبول نہ کرو۔ کوئی بھی یہ نہ کہے گا۔ اور فطرتِ انسانی کے اندر یہ بات بھی پائی جاتی ہے کہ حقیقی سکون اور مسرت اور خوشحالی کی زندگی وہی پاتے ہیں جو

اپنے رب سے ایک حقیقی اور زندہ تعلق

قائم کر لیتے ہیں۔ فطرتِ انسانی کو اس کے بغیر تسلی نہیں ہوتی۔ تو جو شخص عقل سے کام لیتا اور فطرت کے اندر جو ایک تقاضا اور جوش ملتا ہے اسے پورا کرتا ہے اور یہ عزم کئے ہوتا ہے کہ میں نے اپنے ربّ سے تعلق کو قائم کرنا اور پختہ کرنا ہے تو پھر جب اس کے کان میں اللہ کی آواز اس کے کسی مامور کے ذریعہ سے پڑتی ہے تو وہ اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور اطاعتِ رسول کرتا ہے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اس وقت تک یہی ہوتا چلا آیا ہے۔ ہمارے کان میں تو وہ آواز پڑی کہ جو سب پہلی آوازوں سے زیادہ شیریں تھی اور حسین تھی۔ اور اس کے ساتھ احسان کے اس قدر جلوے تھے کہ پہلی قوموں نے اپنی امتوں کے انبیاء کے وجود میں احسانوں کے وہ جلوے نہیں دیکھے ہمارے کان میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز پہنچی۔ ہم نے اس آواز دینے والے کے وجود میں خدا تعالےٰ کی الوہیت کے کامل مظہر کو دیکھا۔ اسی حُسن اور اسی احسان کے ساتھ اور دیوانہ وار لبیک کہتے ہوئے ہم اس پاک وجود کی طرف دوڑے۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو ہدایت ہمارے لئے نازل ہوئی ہم نے اسے پہچانا اسے قبول کیا اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنے کا عہد اپنے رب سے باندھا اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ نے ہمیں یہ کہا کہ درجہ بدرجہ تمہیں روحانیت میں بلند تر کرتا چلا جاؤں گا۔ تم ایک مقام تک جب پہنچو گے قرب کی اور رضا کی نئی راہیں تم پر کھولوں گا اور ان پر چلنے کی تمہیں توفیق عطا کروں گا۔ اور تمہارا اس نئے مقام کے مناسب حال جو تقوےٰ ہے تمہیں دوں گا اور تم میری نگاہ میں پہلے سے زیادہ معزز اور مقرب بن جاؤ گے۔

اس سلسلہ میں ایک نظارہ ایثار کا تو میں نے بتا ہی دیا ہے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

مَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (الحشر ۵۹-۱۰)

کہ جو شخص خست اور بخل سے بچایا جاتا ہے حقیقی کامیابی اسی کو نصیب ہوتی ہے پس ہم نے ایسے رنگ میں اللہ تعالےٰ کی نعمت کو جلسہ میں مشاہدہ کیا کہ وہ بے نظیر اور بے مثال ہے۔

جلسہ کی حاضری کے متعلق

مختلف اندازے ہیں بعض لوگوں کا اندازہ تھا کہ جلسہ گاہ کے اندر اور باہر جو ہزاروں کی تعداد میں دوست تھے اور جو گھروں کی چھتوں یا پہاڑیوں کی چوٹیوں پر تھے ان کی تعداد شاید لاکھ کے قریب ہو اور عورتیں اس کے علاوہ تھیں۔ لیکن یہ اندازہ اگر صحیح نہ بھی سمجھا جائے تو بھی عورتوں کو شامل کرکے (بشمولیت اہالیانِ ربوہ) لاکھ کا مجمع تو ضرور تھا (بہت سے دوست صبح آتے ہیں شام چلے جاتے ہیں) ان کے لئے ایام جلسہ میں امن اور پیار اور محبت کی فضا پیدا کی جاتی ہے۔ یہاں وہ ایسی چیز دیکھتے ہیں جو دنیا کی کسی اور جگہ انہیں نظر نہیں آتی۔ تو جماعت اس موقع پر مَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِہٖ کا حسین ترین مظاہرہ کرتی ہے اور اللہ تعالےٰ کے اس انعام کی وارث ہوتی ہے جو اس نے وعدہ کیا ہے۔ کہ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ حقیقی کامیابی یہی لوگ پانے والے ہیں تو ایک تو ہمیں پچھلے سال کے آخر میں اللہ تعالےٰ کی برکتوں اور انعاموں کا نزول اس رنگ میں بھی نظر آیا۔

پھر ہمیں ایک اور نظارہ بھی نظر آتا ہے اور وہ یہ کہ محبت اور پیار اور

اُلفت اور اخوّت اور امن اور سکون کی ایسی فضا

اور ایسے مظاہرے ہوتے ہیں کہ دنیا کی کسی اور جگہ وہ چیز ہمیں نظر نہیں آتی۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایسی ہی یا اس سے بھی بڑھ کر نظر آتی تھی مگر بعد میں ہم اسے بھول گئے اور اس انتباہ کی طرف متوجہ نہ ہوئے جو قرآن کریم نے ہمیں کیا تھا کہ:۔

ھُوَ الَّذِیْٓ اَیَّدَکَ بِنَصْرِہٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اَلَّفَ بَیْنَھُمْ اِنَّہٗ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ (الانفال ۶۳-۶۴)

اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ اس نے اپنی خاص قدرت سے مسلمانوں کے دلوں کو مضبوطی کے ساتھ آپس میں باندھ دیا ہے اور اس رنگ میں باندھا ہے کہ اگر زمین کی ساری دولت اور زمین کے سارے اموال اس غرض کے لئے خرچ کر دئے جائیں تب بھی اس کے نتیجہ میں وہ اُلفت پیدا نہیں ہو سکتی تھی جو جماعتِ مومنین کے دلوں میں پیدا کر دی گئی ہے اور اللہ تعالےٰ نے یہ اس لئے کیا ہے کہ اس نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں غالب کرے گا اور چونکہ وہ حکیم ہے اس نے اپنی حکمتِ کاملہ سے جہاں اور بہت سے سامان اس مقصد کے حصول کے لئے پیدا کئے ایک سامان یہ بھی پیدا کیا کہ اس نے مومنوں کے دلوں کو بڑی مضبوطی کے ساتھ اخوت اور محبت کے رشتوں میں باندھ دیا اور ایسا انعام کیا کہ آدمی جب سوچتا ہے تو شرم سے آنکھیں جھک جاتی ہیں اور وہ یہ کہ اس آیت میں ان مومنوں کو جنہیں اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے نہ کہ ان کی کسی خوبی کے نتیجہ میں اُلفت اور محبت کے اس رشتہ میں اس مضبوطی سے باندھ دیا ہے یہ تعریف کی ہے کہ اَیَّدَکَ بِنَصْرِہٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ یعنی تیری تائید اپنی مدد اور مومنوں سے کی۔ تو اپنی نصرت اور مومنوں کو بریکٹ کر دیا۔ ایک جگہ جمع کر دیا۔

یہ کتنا بڑا انعام ہے

کہ جو لوگ اپنے نفوس کو اور جانوں کو خدا کے حضور پیش کر دیتے اور اس کی منشاء کے مطابق اور اس کے ارادہ کو پورا کرنے کے لئے ایک جان ہو جاتے ہیں اللہ تعالےٰ انہیں اپنی نصرت کے ساتھ بیان کرتا ہے۔ نصرت اور مومنوں کو ایک جگہ اکٹھا کر دیتا ہے اس سے بڑھ کر کسی انسان کو خدا تعالےٰ سے اور کیا انعام مل سکتا ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے جن کی خاطر اس عالمین کو پیدا کیا گیا تھا خدا تعالےٰ یہ فرماتا ہے کہ میں نے اپنی نصرت اور ان مومنوں کے ساتھ تیری مدد کی جماعتِ مومنین کو خدا تعالیٰ نے کتنا بڑا انعام دیا ہے۔ کتنا رتبہ ان کا بیان کیا ہے۔ انہوں نے جو کچھ پایا وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہی پایا۔ لیکن آپؐ کے طفیل مومنوں نے یہ کتنا بڑا انعام پایا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی نصرت اور مومنوں کو ایک جگہ اکٹھا کر دیا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ ایک بڑا انعام ہے اس کو ضائع نہ کر دینا۔ فرمایا:۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا وَکُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَکُمْ مِّنْھَا (آل عمران ۳:۱۰۴)

یہاں اللہ تعالےٰ نے ہمیں بتایا ہے کہ جس قدرتِ کاملہ سے اللہ تعالےٰ نے تمہیں ایک جان کر دیا ہے اور بھائی بھائی بنا دیا ہے۔ اس کی ناقدری نہ کرنا۔ جس رسی سے اس نے تمہیں باندھا ہے اس رسی کو کبھی نہ چھوڑنا اور پراگندہ مت ہو جانا۔

وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ

یہ اللہ تعالےٰ کی ایک نعمت ہے اللہ کا فضل ہے جو اس نے تم پر کیا۔ دنیا ایذا رسانی کی دنیا تھی۔ بھائی بھائی کا دشمن تھا۔ بھائیوں سے زیادہ باہمی اُلفت و اخوت پیدا کر دی۔ آج بھی ساری دنیا میں ہمیں یہی نظر آتا ہے۔ بھائی بھائی کا دشمن۔ خاندان خاندان کا دشمن۔ علاقہ علاقے کا دشمن۔ اس رسی کو توڑ کے محبت کی اس قید و بند سے آزاد ہو گئے۔ اس نعمتِ خداوندی کو ٹھکرا دیا جس کا ذکر ان آیات میں کیا گیا ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اس رسی کی قید سے باہر نکلو گے "اَعْدَآءً" تم دشمن بن جاؤ گے۔ اور جو الفت خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے تمہارے اندر پیدا کی تھی اور تمہیں ایک جان کر دیا تھا اس نعمتِ خداوندی سے تم محروم ہو جاؤ گے اور جس طرح اس سے قبل آگ کے گڑھے کے کنارے پر تم کھڑے ہوئے تھے اور خدا کے فضل نے تمہیں اس سے بچا لیا تھا۔ پھر تم وہیں جا کے کھڑے ہو جاؤ گے اور آگ کے اندر گرنے کا بڑا خطرہ پیدا ہو جائے گا۔ سوائے اس کے کہ توبہ کے ذریعہ پھر تم خدا کی حفاظت میں آ جاؤ۔ تو یہ حقیقت کہ کوئی قوم یا جماعت اس طرح اُلفت کے اور محبت کے بندھنوں میں باندھی جائے۔ اللہ تعالےٰ کی بڑی ہی نعمت ہے جیسے کہ قرآن کریم میں بیان ہوا ہے اور اس نعمت کو جماعت پر نازل ہوتے ہم نے جلسہ سالانہ پر دیکھا۔ ایک لاکھ کے قریب مرد و زن کا اجتماع ہوا۔ اور نہ کوئی لڑائی ہوئی نہ جھگڑا۔ نہ کوئی شور ہوا نہ شرابہ یہ چند دن اس طرح سکون اور محبت کی فضا میں گزر گئے کہ ہمیں تو گزرتے ہوئے پتہ بھی نہ لگا۔ جب وہ گزر گئے تو ہم نے کہا

مہمان رخصت ہو گئے اداسیاں باقی رہ گئیں

پس جہاں ایک لاکھ کا اجتماع ہوا اور آپس میں کوئی جھگڑا نہ ہو یہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کے بغیر ممکن ہی نہیں۔ جہاں پچاس آدمی کسی اور جگہ اکٹھے ہو جاتے ہیں آپس میں لڑ پڑتے ہیں۔ اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بڑے مجاہدے بڑی دعائیں کرنی پڑیں۔ جس ماحول میں سے احمدی نکل کر جماعت میں داخل ہوئے تھے جب تک ان کی پوری تربیت نہیں ہوئی ماحول کا ان پر اثر تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سختی کے ساتھ ان کی تربیت کرنے کے لئے ایک جلسہ اس لئے ملتوی کرنا پڑا کہ تمہیں یہاں خدا تعالےٰ کی نعمتوں کے حصول اور ان پر حمد پڑھنے کے لئے اکٹھا کیا جاتا تھا لیکن اس اُلفت کا تم نے چونکہ نظارہ پیش نہیں کیا اس لئے میں جلسہ نہیں کرتا تاکہ تمہیں اچھی طرح سبق مل جائے۔ پھر بڑی دعاؤں کے ساتھ۔ بڑی توجہ کے ساتھ جماعت کی تربیت کی اور وہ درخت مضبوطی

کے ساتھ اپنی جڑوں پر کھڑا ہوگیا۔ آج ہم اس کا پھل کھا رہے ہیں۔ اس درخت کو لگانے والا۔ اس درخت کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی برکتوں سے سیراب کرنے والا وجود تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود تھا۔ ہر قسم کے خطرے سے محفوظ کرنے کے لئے آپ نے اپنا وقت بھی خرچ کیا۔ اپنا سب کچھ لگا دیا۔ ہر وقت دعاؤں میں لگے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بشارتیں دیں۔ پھر ایک جماعت پیدا ہوگئی جس کی اخوت و الفت کے نظارے ہمیں نظر آتے ہیں۔ لیکن محبت اور اخوت اور الفت کے بندھنوں میں بندھے ہونے کا بہترین مظاہرہ انسان جلسہ سالانہ کے ایام میں دیکھتا ہے۔ اتنا بڑا اجتماع ہو اور اس قدر سکون اور خلوص اور پیار۔ میرے علم میں تو بچوں کی بھی کوئی لڑائی نہیں ہوئی جو بعض دفعہ ناسمجھی عمر میں ہو جاتی ہے۔ کتنا بڑا فضل اور کتنی بڑی رحمتیں ہیں جو اللہ تعالےٰ نے اس جماعت پر خصوصاً ایام جلسہ میں نازل کیں۔ خالی یہ نہیں بلکہ جیسا کہ میں نے شروع میں بتایا تھا ہمیں یہ وعدہ بھی دیا گیا ہے کہ ہر نیا سال جو تم پر آئے گا وہ تمہیں میرے زیادہ قریب کر دے گا۔ تم پہلے سے بھی زیادہ میری نعمتوں کے وارث ہو جاؤ گے۔ اس لئے کہ

ہر نیا سال جو آئے گا وہ نئی ذمہ داریاں لے کے آئیگا

اور پہلے سے زیادہ قربانیوں کا مطالبہ کر رہا ہوگا۔ تم اپنی ذمہ داریوں کو نبھانا۔ میں تم پر اپنے انعامات کرتا چلا جاؤں گا۔ کتنا عظیم وعدہ ہے۔ کتنی عظیم بشارت ہے جو ہمیں دی گئی ہے۔ ہم میں سے کون بدبخت ہوگا جو خدا تعالےٰ کی ان نعمتوں کو ٹھکرا دے اور ان وعدوں کو بھول جائے اور اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کی کوشش نہ کرے۔ ہم ایک عید سے نکل کر ایک نئی عید کے زمانہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ اس عید کے لئے ہم نے تیاری کرنی ہے جس طرح دنیوی عید کے لئے ہم تیاری کرتے ہیں۔ اس عید کے لئے ہم نے ان تمام ذمہ داریوں کو نبھانا ہے جو ہم پر ڈالی گئی ہیں۔ عید کی وجہ سے۔ اور ان تمام مطالبات کو پورا کرنا ہے جو عید انسان کے اوپر ڈالتی ہے۔ عام گھروں میں جو عید منائی جاتی ہے وہ بھی بہت سی نئی ذمہ داریاں لے کر آتی ہے۔ یہ تو وہ عید ہے جس میں ہم نے پیار کرنے والے اللہ کے حسن و احسان کے (اس کی بشارتوں کے مطابق) پہلے سے زیادہ جلوے دیکھنے ہیں۔ پس پہلے سے بڑھ کر، پہلے سے زیادہ برکتوں والی۔ پہلے سے زیادہ انعامات کے وعدوں کے ساتھ اور بشارتوں کے ساتھ آنے والی ایک نئی عید میں ہم داخل ہو رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس سال کو بھی ہمارے لئے حقیقی معنوں میں عید بنائے

اور اللہ تعالےٰ پہلے سے زیادہ نعمت اور فضل سے ہمیں نوازے اور اللہ تعالےٰ پہلے سے بڑھ کر ہمارا تقوٰے ہمیں دے اور ہم اس کی نگاہ میں معزز ہو جائیں۔ اس کی توفیق کے بغیر تو کچھ ہو نہیں سکتا۔ اے ہمارے ربّ ہم جانتے ہیں اور ہم علیٰ وجہ البصیرت اس بات کا تیرے حضور اقرار کرتے ہیں کہ ہمارے اندر کوئی خوبی نہیں ہے۔ کوئی طاقت نہیں ہے۔ کوئی قوت نہیں ہے کوئی حقیقی جذبۂ فدائیت نہیں ہے۔ ہر چیز ہم نے تجھ سے لے کر تجھ سے ہی توفیق پاکر تیرے حضور پیش کرنی ہے۔ پہلے سے زیادہ ہمیں توفیق عطا کر اور جو تیری توفیق سے ہم تیرے حضور پیش کریں پہلے سے زیادہ ہو اور تو اسے قبول کر اور پہلے سے زیادہ نعمتوں سے ہمیں نواز۔

(الفضل ۲۹ صلح ۱۳۴۸ ہش)

شکریہ اور درخواست دُعا

احمدیہ دار التبلیغ کلکتہ کے دفتر میں ایک ٹائپ رائٹر کی شدید ضرورت تھی۔ چنانچہ میری تحریک پر مکرم میاں محمد رفیع صاحب نیشنل ٹیلری نے اپنی دوکان کا ٹائپ رائٹر دار التبلیغ کے لئے دیا جو کئی سو روپیہ کی مالیت کا ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس بھائی کے کاروبار میں برکت دے۔ اور مزید خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے آمین

خاکسار شریف احمد امینی مبلغ کلکتہ

درخواست دُعا:۔ میرے دو لڑکے ۸۔۹ روز سے بعارضہ بخار کھانسی تے و خسرہ سخت بیمار ہیں ساتھ ہی دونوں کو نمونیا ہے۔ دونوں کی شفایابی کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے

خاکسار شیخ محمود احمد سعید واقفِ زندگی۔ ربوہ

صوبہ بنگال و اڑیسہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی و تربیتی سرگرمیاں

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ انچارج بنگال و اڑیسہ

مسجد احمدیہ ابراہیم پور کا افتتاح

مارچ ۱۹۶۵ء میں ابراہیم پور کے گاؤں میں آگ لگ جانے کی وجہ سے احمدی بھائیوں کے مکانات نذرِ آتش ہو گئے تھے اور مسجد احمدیہ بھی جل گئی تھی۔ اطلاع ملنے پر جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے ریلیف کا سامان بھجوایا گیا۔ اور اس طرح ان بھائیوں کی بروقت امداد کی گئی جس کی وجہ سے ان کے نقصان کی ایک حد تک تلافی ہو گئی۔ اس موقع پر جماعت کے ایک مخلص مخیر دوست نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اگر جماعت پسند کرے تو مسجد احمدیہ ابراہیم پور کو پختہ کرنے کے جملہ اخراجات میں پیش کرتا ہوں جماعت نے اس مخلص و مخیر دوست کی پیشکش کو بخوشی منظور کر لیا اور مبلغ مقامی کے مشورہ سے اس کی تعمیر کا کام شروع ہوا۔ مسجد کے مکمل ہونے پر اس کے افتتاح کی تقریب (ایک دفعہ سیلاب کی وجہ سے ملتوی ہو کر) ۲۶ جنوری ۱۹۶۹ء بعد نماز عصر منعقد ہوئی۔ اور ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ اس تقریب میں علاقہ بھرت پور کی جماعتوں کے احباب کے علاوہ ڈائمنڈ ہاربر اور کلکتہ کے ۱۸۔ احباب بھی شریک ہوئے۔ مکرم سید کریم بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ اور مکرم سید محمد نور عالم صاحب نائب امیر کلکتہ بھی اس تقریب میں شریک ہوئے جو احباب جماعت کی حوصلہ افزائی کا باعث ہوئے۔ جلسۂ افتتاح کی صدارت مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کلکتہ نے فرمائی۔ اس جلسہ میں خاکسار کے علاوہ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے۔ مکرم ماسٹر عبد الرشید صاحب مکرم پیار علی صاحب۔ مکرم سید مسعود احمد صاحب کشکی۔ مکرم صفی الرحمٰن صاحب ایم اے اور مکرم عبد الرشید صاحب ایم اے نے تقاریر کیں اور اس علاقہ میں تبلیغی و تربیتی پروگرام اور ترقی کے سلسلہ میں مشورہ ہوا۔ اس تقریب کا سب سے زیادہ موثر حصہ وہ تھا جب نیم گرام۔ شاہی شہلا رائے گرام کی نئی جماعتوں کے احباب کا تعارف ڈائمنڈ ہاربر اور دوسرے علاقہ کے احمدیوں سے کرایا گیا۔ اور یہ امر ازدیادِ ایمان کا باعث ہوا ۸ بجے شب یہ تقریب بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی احبابِ کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ اس مسجد کو علاقہ میں اسلام اور احمدیت کا نور پھیلانے کا مرکز بنائے۔ اور احباب جماعت کو اس میں عبادت کی توفیق ملے اور ہمارے اس مخلص و مخیر دوست کو جنہوں نے اس کے اخراجاتِ تعمیر ادا کئے ہیں اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے اور ان کے کاروبار اور اہل و عیال اور صحت میں برکت دے۔ اور بیش از بیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

موضع انگار پور میں تبلیغی جلسہ

مسجد احمدیہ ابراہیم پور کے افتتاح کے موقع پر موضع انگار پور کے غیر احمدی احباب نے خواہش کی کہ ان کے ہاں بھی تبلیغی جلسہ ہو۔ چنانچہ مورخہ ۲۷ جنوری کو بعد نماز مغرب خاکسار کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے ماسٹر عبد الرشید صاحب۔ پیار علی صاحب۔ مولوی میر امیر علی صاحب معلم وقف جدید ماسٹر جہاندار حسین صاحب اور شہرۂ عالم صاحب نے بنگالی زبان میں تقاریر کیں اور بالآخر خاکسار نے اردو زبان میں صداقتِ احمدیت پر تقریر کی جس کا بنگالی ترجمہ مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فانی ساتھ ساتھ کرتے گئے۔ یہ جلسہ اڑھائی گھنٹے تک جاری رہا۔ اس کے انتظامات خود غیر احمدی احباب نے احمدیوں سے تعاون کر کے کئے تھے۔ اس جلسہ کا نیک اثر ہوا اور دو دوست بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ مزید بیعتوں کی توقع ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس گاؤں میں بھی ایک مضبوط جماعت بنا دے

مسجد احمدیہ بھدرک (صوبہ اڑیسہ)

۱۹۵۵ء میں مسجد احمدیہ بھدرک کی بنیاد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان نے رکھی تھی۔ چند ابتدائی مراحل کے بعد اس مسجد کی تعمیر تا حال رکی ہوئی ہے گزشتہ سال میری تحریک پر بھدرک کے ہی چند مخلص نوجوانوں مکرم غلام ہادی و غلام مرتضیٰ صاحبان نے اپنی ایک زمین مالیتی تین ہزار روپیہ اس مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں جماعت کو دے دی۔ اور اب مکرم سید بشیر احمد صاحب کٹکی حال کلکتہ نے اپنے والد مرحوم سید رحیم بخش صاحب کے لئے صدقہ جاریہ کے طور پر اس مسجد کی تعمیر میں پندرہ سو روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے بھائیوں کی اس پیشکش کو قبول فرمائے اور ان کے اموال و نفوس میں برکت دے اور مسجد احمدیہ بھدرک جلد مکمل ہو سکے۔ آمین

اہلِ پیغام ـــــ کا ـــــ اصل مقام

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم بمبئی

دو ماہ قبل احمدیہ مسلم مشن ہاؤس بمبئی (انجمن بلڈنگ) میں تین پیغامی حضرات تشریف لائے۔ اس وقت مشن ہاؤس کے دفتر میں خاکسار کے علاوہ محترم چودھری مبارک علی صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ قادیان اور مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب سابق مبلغ بمبئی بیٹھے ہوئے تھے۔ علیک سلیک اور تعارف کے بعد ان میں سے ایک نے انجمن اشاعت اسلام (پیغامی جماعت) کے "عظیم الشان کارہائے نمایاں" کا ذکر چھیڑ دیا چونکہ ہم تینوں کو ان کے "کارہائے نمایاں" کا مکمل علم تھا اور ہم تینوں نے اخبار بدر کے کالموں میں، ہندوستان میں پیغامیوں کے حسرتناک و عبرتناک انجام کے بارے میں ناقابلِ تردید واقعات کی روشنی میں مضامین بھی لکھے تھے اس لئے انہوں نے بجائے ہندوستان میں اپنے کارہائے نمایاں کا ذکر کرنے کے پاکستان میں اپنی "عظیم الشان سرگرمیوں" کا ذکر چھیڑ دیا۔ اس وقت محترم چودھری مبارک علی صاحب نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کو کبھی پاکستان جانے اور وہاں اپنی جماعت کی سرگرمیاں کو دیکھنے کا اتفاق بھی ہوا ہے؟ تو کہنے لگے کہ گیا تو نہیں ہوں تاہم مجھے حضرت مولوی صدرالدین صاحب امیر جماعت کے خطوط ان کے چھپے ہوئے لیٹر پیڈ Letter pad پر آتے ہیں جن پر باقاعدہ ان کی مہر بھی لگی ہوئی ہوتی ہے۔ گویا ان کے نزدیک پاکستان میں پیغامیوں کی جو سرگرمیاں ہو رہی ہیں ان کی ناقابلِ تردید علامت مولوی صدرالدین صاحب کا لیٹر پیڈ اور ان کی مہر تھی!! بالفاظ دیگر موصوف ہمیں یہ باور کرانا چاہتے تھے کہ ہم پیغامی لوگ "کلیتہً" مرے نہیں بلکہ آج بھی ہم میں ایسی رمق باقی ہے جو مولوی صدرالدین صاحب کے لیٹر پیڈ اور ان کی مہر کی صورت میں جاری ہے۔!!

دورانِ گفتگو انہوں نے ووکنگ مشن کی سرگرمیوں کو اپنا عظیم الشان کارنامہ بیان کیا اور یہ پیغامیوں کا فرسودہ طریقہ ہی ہے کہ دوسروں کو دھوکا دینے اور مرعوب کرنے کے لئے سب سے پہلے ووکنگ مشن کو ہی پیش کیا کرتے ہیں۔

اس مشن کی حقیقت مندرجہ ذیل اقتباس سے ہر کوئی بخوبی جان سکتا ہے۔ جو ہنری مارٹن انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک سٹڈیز لکھنؤ کی طرف سے شائع ہونے والے سہ ماہی رسالہ "ھُما" کی ایک اشاعت میں ووکنگ مشن میں تردیدِ مرزائیت کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ لکھا ہے:-

"انگلستان کا مشہور شہر ووکنگ لنڈن سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہاں بیگم صاحبہ بھوپال نے شاہجہان مسجد کے نام سے وسیع اور خوبصورت مسجد بنوائی تھی ...... یہ انگلستان میں پہلی مسجد تھی۔ قریباً پچپن برس سے یہ مسجد مرزائیت کے پروپیگنڈہ کا مرکز رہی ہے۔ اس میں عرصہ تک مرزا غلام احمد قادیانی کی محدثیت مجددیت۔ مسیحیت اور مہدویت اور ظلی بروزی نبوت پر خواجہ کمال الدین مسٹر صدرالدین اور مسٹر یعقوب خاں ایڈیٹر لائٹ کے لیکچر ہوتے رہے ہیں اور اس مسجد کو مرزائیت کا عظیم قلعہ سمجھا جاتا ہے۔ آجکل اس مسجد کے امام اور خطیب مولانا حافظ بشیر احمد مصری ہیں۔ جناب نور محمد صاحب لودھی کی تحریک پر جناب ظہیر احمد صاحب سیکرٹری پاکستان ایسوسی ایشن ووکنگ نے مولینا بشیر احمد صاحب مصری سے ملاقات کر کے بتایا کہ ہم مناظرِ اسلام مولانا مولانا لال حسین صاحب اختر کی ختمِ نبوت اور تردیدِ مرزائیت پر تقریر کرانا چاہتے ہیں۔

مولانا بشیر احمد صاحب نے تقریر کے لئے شاہجہان مسجد کا انتخاب فرمایا۔ چنانچہ ۱۱ فروری ۱۹۶۸ء بروز اتوار تین بجے تقریر کا اعلان کا اعلان کر دیا گیا...... مولانا بشیر احمد نے مولانا لال حسین اختر کا پرتپاک خیر مقدم کیا

تلاوتِ قرآن کریم کے بعد مناظرِ اسلام نے مسئلہ ختمِ نبوت اور تردید دعاوی مرزا غلام احمد قادیانی پر ایمان افروز تقریر فرمائی آپ نے وضاحت سے بیان کیا کہ مسلمانوں اور مرزائیوں میں کفر و اسلام کا اختلاف ہے اور چودہ سو سال سے مسلمانوں کا اجتماعی عقیدہ ہے کہ سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعیٔ نبوت دجال و کذاب اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعوےٰ کر کے دنیا کے ستر کروڑ مسلمانوں کو کافر اور جہنمی قرار دیا ہے۔ مرزائیت اسلام کا فرقہ نہیں بلکہ اسلام کے خلاف ایک علیحدہ مذہب ہے

آپ کی تقریر کے بعد مولانا بشیر احمد مصری نے تقریر کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ میں مرزائی یا احمدی نہیں ہوں بلکہ میں مسلمان ہوں اور تاجدارِ مدینہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر مدعیٔ نبوت کو کذاب اور کافر سمجھتا ہوں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخر الزمان پیغمبر مانتا ہوں مولانا لال حسین اختر نے سوال کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی کے متعلق آپ کا کیا عقیدہ ہے؟ مولانا بشیر احمد صاحب نے جواب دیا کہ میں مرزا غلام احمد اور اس کے تمام دعاوی کو جھوٹا سمجھتا ہوں .... مولانا بشیر احمد صاحب مصری نے اعلان کیا کہ جب تک میں اس مسجد کا امام ہوں یہ مسجد مرزائیوں کی نہیں بلکہ مسلمانوں کی ہے"

(ھُما لکھنؤ اپریل مئی جون ۱۹۶۸ء)

اگرچہ اس لمبے نوٹ میں بہت سی ایسی باتیں مولوی لال حسین صاحب اختر نے اور خود شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کے بیٹے حافظ بشیر احمد مصری نے بیان کی ہیں جو جھوٹ کا پلندہ اور کذب و افتراء سے پُر ہیں۔ لیکن چونکہ اس وقت میرا مقصد اس طرح کی لایعنی باتوں پر تبصرہ کرنا نہیں بلکہ یہ بتانا ہے کہ اہلِ پیغام کے مایۂ ناز ووکنگ مشن کی تازہ پوزیشن کیا ہے۔ نیز یہ خبر پیغامیوں کے اس غلط اور جھوٹے پروپیگنڈہ کا پول کھولنے والی ہے کہ ووکنگ مشن میں ان کی تبلیغی سرگرمیاں زور شور سے چل رہی ہیں

حقیقت یہ ہے کہ آج پیغامی ایک ایسے مقام پر پہنچ چکے ہیں جن کے بارہ میں قرآن کریم نے فرمایا ہے لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ

جب محترم چودھری مبارک علی صاحب اور خاکسار حیدر آباد میں متعین تھے تو وہاں پیغامیوں کے واحد نمائندہ مولوی انعام الحق صاحب مرحوم اکثر اوقات ہمارے پاس یہ شکایت لیکر آتے تھے کہ آپ لوگ اپنی تقریبوں میں ہمیں مدعو نہیں کرتے اس کے جواب میں ہم یہی کہا کرتے تھے کہ ہم صرف دو ہی قسم کے لوگوں کو مدعو کرتے ہیں۔ مومنین کو یا منکرین کو۔ آپ چونکہ ان دونوں میں سے نہیں ہیں اس لئے آپ کو بلانا خارج از بحث ہے یہ جواب پاکر مولوی انعام الحق صاحب خاموش ہو جایا کرتے تھے۔ غرض آج ان پیغامیوں کی اصل حقیقت سب پر واضح ہو چکی ہے کہ وہ نہ مسلمان اللہ اللہ نہ برہمن رام رام پر کاربند ہیں

آخر میں ہندوستان میں کہیں کہیں بچے کھچے ایک آدھ پیغامی کو صدقِ دل سے دعوت دی جاتی ہے کہ وہ صحیح معنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دامن سے وابستگی اختیار کریں۔ اللہ تعالے انہیں توفیق بخشے آمین۔ وما علینا الا البلاغ

منظوری ممبران و عہدیداران صدر انجمن احمدیہ قادیان برائے سال ۱۳۴۸ہش ۱۹۶۹ء

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۳۴۸ہش ۱۹۶۹ء کے لئے مندرجہ ذیل ممبران و عہدیداران صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری عطا فرمائی ہے:-

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

۱۔	مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل	ناظر اعلیٰ و پریذیڈنٹ صدر انجمن احمدیہ قادیان
۲۔	" صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب	ناظر دعوت و تبلیغ۔ ناظر امور عامہ۔ صدر جائداد کمیٹی
۳۔	" شیخ عبدالحمید صاحب عاجز	ناظر بیت المال آمد
۴۔	" قریشی منظور احمد صاحب سوز	ناظر تعلیم
۵۔	" قریشی عطاء الرحمٰن صاحب	ناظر بیت المال خرچ
۶۔	" مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل	ممبر صدر انجمن احمدیہ قادیان
۷۔	" سیّد وزارت حسین صاحب اوڑیسہ	" " "
۸۔	" سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ رانچی	" " "
۹۔	" سیٹھ محمد معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ	" " "
۱۰۔	" سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ	" " "

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۷ ؍ جنوری ۱۹۶۹ء ؍ صلح ۱۳۴۸ ہش

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض اہم پیشگوئیاں

از مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

صدر محترم و سامعین کرام!

آج کے اس اجلاس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض اہم پیشگوئیوں پر روشنی ڈالنا میرا مقصود ہے۔ پیشگوئی دراصل قبل از وقت امورِ غیبیہ کے انکشاف کا نام ہے اور اس کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ بعض پیشگوئیاں اپنے اندر بشارتیں اور خوشخبریاں رکھتی ہیں۔ اور بعض اپنے اندر انذار کا پہلو رکھتی ہیں۔ اور یہ چیز عین فطرتِ انسانی کے مطابق ہے۔ کیونکہ بعض طبائع خوشخبری کی وجہ سے بیدار اور چست ہو جاتی ہیں اور بعض طبائع میں کسی کام کی رغبت اس وقت تک پیدا نہیں ہوتی جب تک انہیں ڈرایا دھمکایا نہ جائے۔ خدا تعالیٰ کی انذاری پیشگوئیوں اور نشانات کا یہ مقصد نہیں ہوتا کہ خواہ مخواہ دنیا مشکلات و مصائب میں پڑ جائے اور تباہ و برباد ہو جائے۔ بلکہ ان میں تخویف مدنظر ہوا کرتی ہے تاکہ لوگ عبرت حاصل کر کے حق کی طرف رجوع کریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:-

وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا

(بنی اسرائیل آیت ۶۰)

یعنی ہم نشانوں کو (بد انجام سے) ڈرانے کے لئے ہی بھیجا کرتے ہیں۔

حضرات! پیشگوئیاں کرنا انبیاء و ماموریں کا حقیقی مقصد نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ ان کی آمد کی غرض تو یہ ہوا کرتی ہے کہ وہ دنیا کی جھوٹی محبتوں اور فانی چیزوں سے منہ موڑنے کی تعلیم دیں۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر لذیذ ایمان پیدا کریں۔ اور ابنائے جنس کی بہتری اور خیر خواہی کے لئے ایثار کی قوت پیدا کریں۔ اور یہ اغراض اس وقت تک پوری نہیں ہو سکتیں جب تک کہ ان کا تعلق خدا تعالیٰ کے ساتھ ثابت نہ ہو جائے۔ اس ثبوت کے لئے وہ جہاں اور بہت سے دلائل دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں انہی میں سے ایک زبردست دلیل امورِ غیبیہ پر مشتمل پیشگوئیاں کا پورا ہونا بھی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے:-

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۙ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ

(سورہ جن آیت ۲۶-۲۷)

یعنی اللہ تعالیٰ ہی عالم الغیب ہے وہ اپنے غیب پر بکثرت اطلاع صرف اپنے برگزیدہ ماموریں و مرسلین ہی کو دیا کرتا ہے اور اس میں کیا شک ہو سکتا ہے کہ جس شخص کے ذریعہ ایسے امورِ غیبیہ کا اظہار ہو اس کا تعلق یقیناً عالم الغیب خدا سے ہے۔

موجودہ مادہ پرست اور سائنٹفک دور میں دیگر اہلِ مذاہب کا تو ذکر ہی کیا خود مسلمان بھی نشان نمائی سے مایوس نظر آتے تھے جیسا کہ جلسہ اعظم مذاہب لاہور میں مختلف مذاہب کے نمائندگان کے روبرو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اپنا مضمون سناتے ہوئے کہا:-

"یہ وہ وقت ہے کہ لوگ معجزہ سے ہنستے ہیں۔ معجزہ مانگتے ہیں لیکن انبیاء فوت ہو چکے ہیں۔ امتِ محمدیہ کے بزرگ ختم ہو چکے۔ بیشک وارثِ انبیاء ولی تھے، وہ کرامات رکھتے اور برکات رکھتے تھے لیکن وہ نظر نہیں آتے زیرِ زمین ہو گئے آج اسلام ان کرامت والوں سے خالی ہے اور ہم کو گزشتہ اخبار کی طرف حوالہ کرنا پڑتا ہے۔ ہم نہیں دکھا سکتے۔"

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب لاہور صفحہ ۱۴۶)

ایسے مایوسی کے دور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ اعلان فرمایا ؎

کرامت گرچہ بے نام و نشاں است
بیا بنگر زِ غلمانِ محمدؐ

اور فرمایا:-

"اور خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن چونکہ یہ آخری زمانہ تھا۔ اور شیطان کا مع اپنی ذریت کے آخری حملہ تھا اس لئے خدا نے شیطان کو شکست دینے کے لئے ہزارہا نشان ایک جگہ جمع کر دیئے۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۳۱۷ مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ثابت شدہ دعوے میں ہرگز مبالغہ نہیں۔ کیونکہ گزشتہ انبیاء محدود قوم اور ملک کے لئے آتے رہے۔ اور ان کا دائرہ بھی محدود تھا اور نشانات بھی محدود۔ لیکن فخر موجودات، سرورِ کائنات سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم عالمگیر نبی ہیں۔ اور آپؐ کا دائرۂ شریعت تاقیامت قائم رہیگا۔ اس لحاظ سے آپؐ کے امتی اور آپؐ کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دائرہ بھی عالمگیر حیثیت رکھتا ہے اور ضروری تھا کہ اس قدر وسیع نشانات دکھلائے بھی جاتے تاکہ موجودہ ترقی یافتہ دنیا پر جو نئی ایجادات اور جدید ترین ذرائع رسل و رسائل کے نتیجہ میں ایک شہر کی حیثیت اختیار کر چکی ہے ہر قوم و ملک کو نشان دکھلا کر اتمامِ حجت کر دی جائے۔

چنانچہ ان ہزارہا نشانات میں سے جو انذاری اور تبشیری ہر دو پہلوؤں پر مشتمل ہیں صرف بعض وہ اہم پیشگوئیاں آپ حضرات کے سامنے پیش کرتا ہوں جو کچھ تو زمینی اور فضائی تغیرات اور سیاسی انقلابات سے متعلق ہیں اور کچھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کی جماعت کی ترقی اور آپؑ کے مخالفین کی ناکامی سے متعلق ہیں۔

سب سے پہلے میں ان پیشگوئیوں کو بیان کرتا ہوں جو زمینی اور فضائی تغیرات سے متعلق ہیں:-

طاعون کی پیشگوئی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۶ ؍ فروری ۱۸۹۸ء کے اشتہار میں اپنا یہ رؤیا شائع فرمایا کہ:-

"آج جو ۶ ؍ فروری ۱۸۹۸ء روز یکشنبہ ہے میں نے خواب میں دیکھا کہ خدا تعالیٰ کے ملائک پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں اور وہ درخت نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے قد کے ہیں۔ میں نے بعض لگانے والوں سے پوچھا یہ کیسے درخت ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ طاعون کے درخت ہیں جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے۔"

یہ رؤیا اس وقت کا ہے جب ابتدا میں طاعون کا مرض صرف بمبئی میں ظاہر ہوا تھا اور جس پر قابو بھی پا لیا گیا تھا۔ لیکن رؤیا کے مطابق یہ مرض پھیلتا گیا اور جلد ہی پنجاب میں بھی آ گیا۔ اور ۱۹۰۲ء میں اس وبا نے کافی زور پکڑ لیا۔ ۱۹۰۷ء تک اس کے معراج کا زمانہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ پر ظاہر فرمایا کہ یہ طاعون آپ کے لئے ایک خدائی نشان ہے جس سے آپؑ کے ماننے والوں اور نہ ماننے والوں میں امتیاز کیا جائے گا۔ چنانچہ آپؑ نے ایک کتاب "کشتیٔ نوح" تصنیف فرمائی اور اپنی جماعت کو نصیحت کی کہ وہ ٹیکا نہ لگوائیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے تمام دنیا کو نشان دکھلانا چاہتا ہے۔ اور آپؑ نے اپنے الہامات بھی اس میں درج فرمائے کہ:-

"تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہو گا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائے گا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے۔ اور ان آخری دنوں میں خدا کا یہ نشان ہو گا تا وہ قوموں میں فرق کر کے دکھلا دے۔ لیکن وہ جو کامل طور پر پیروی نہیں کرتا وہ تجھ میں سے نہیں ہے۔ اس کے لئے دلگیر مت ہو...... قادیان میں سخت بربادی افگن طاعون نہیں آئے گی جس سے لوگ کتوں کی طرح مریں...... اور تمام لوگ اس جماعت کے گو وہ کتنے ہی ہوں مخالفوں کی نسبت طاعون سے محفوظ رہیں گے۔"

(کشتیٔ نوح صفحہ ۴-۵)

نیز فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے کلام میں یہ وعدہ ہے کہ:-

"اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔ یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہے اس کو بچاؤں گا۔ اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک و خشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔"

(کشتیٔ نوح صفحہ ۲۳)

حضور کی یہ پیشگوئی نہایت شاندار اور واضح طور پر پوری ہوئی۔ پیشگوئی کے مطابق جب کہ پنجاب میں طاعون کا نام و نشان تک نہ تھا، یہاں شدید طاعون کا حملہ ہوا۔ ہزاروں

شہر، قصبوں اور دیہات کے محلے کے محلے خالی ہو گئے۔ حتیٰ کہ بعض جگہوں پر لاشوں کو دفن کرنے والا کوئی آدمی نہیں ملتا تھا۔ اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ ۲۹ اپریل ۱۹۰۳ء کی رپورٹ کے مطابق صرف مارچ ۱۹۰۳ء کے آخر تک طاعون سے مرنے والوں کی تعداد سولہ لاکھ چوراسی ہزار (۱۶۸۴۰۰۰) تک پہنچی اس کے بعد کے اعداد و شمار الگ ہیں

اور دوسری طرف پیشگوئی کے مطابق خدائے قادر نے جماعت احمدیہ کو مخالفین کی نسبت محفوظ رکھکر یہ ثابت کر دیا کہ وہ ہر ایک ذرہ ذرہ پر ایک اسباب کا مالک ہے۔ قادیان اس وبا کے تباہ کن اثرات سے محفوظ رہا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں کسی انسان کا اس مرض میں مبتلا ہونا تو دور کی بات ہے کبھی ایک چوہا بھی اس گھر کی چار دیواری میں نہیں مرا۔

غور کرنے کا مقام ہے کہ کسی وبا کے جراثیم کو کوئی شعور حاصل نہیں ہوتا۔ جب ان کا حملہ ہوتا ہے تو دوست اور دشمن کی کوئی تمیز نہیں رہتی۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ جراثیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر کو اور آپ کے پیروکاروں کو شناخت کرتے تھے کہ ان سے کچھ تعرض نہ کیا۔

زلازل کے متعلق پیشگوئی

سامعین کرام! ۱۹۰۳ء کے آخر سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے شدید زلازل کے آنے سے متعلق مسلسل خبریں دیں چنانچہ دسمبر ۱۹۰۳ء میں

"زلزلہ کا دھکا"

آنے کی خبر دی گئی۔ پھر یکم جون ۱۹۰۴ء کو الہام ہوا:-

"سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ عَفَتِ الدِّيَارُ مَحَلُّهَا وَمُقَامُهَا"

یعنی تمہارے لئے سلامتی ہے۔ تم خوش رہو عارضی رہائش کے مکانات بھی مٹ جائیں گے اور مستقل رہائش گاہیں بھی۔ اسی طرح حضور نے فرمایا تھا:-

خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے....

.... اور زمین پر اس قدر تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶)

حضرات! ان الٰہی خبروں پر ابھی تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو کانگڑہ اور اس کے ارد گرد سینکڑوں میل تک کی زمین میں زبردست زلزلہ آگیا جس میں کئی دیہات برباد ہوئے اور بیس ہزار جانوں کا نقصان ہوا۔ حالانکہ ماہرین طبقات الارض کا خیال تھا کہ کانگڑہ کی پہاڑیاں بے ضرر ہیں یہاں کسی قسم کی تباہی کا خطرہ نہیں۔ اور اس طرح خدا کی وہ بات لفظ بلفظ پوری ہوئی کہ عارضی رہائش کے مکانات اور مستقل رہائش گاہیں بھی مٹ جائیں گی۔ جبکہ دھرم سالہ کی چھاؤنی کی بیرکوں، اور انگریزوں کی عالیشان کوٹھیوں کی اینٹ سے اینٹ بج گئی۔ اور واقعی دنیا نے قیامت کا نمونہ دیکھا۔ اس زلزلہ پر ملک کے بہت سے اخبارات نے اسی خیال کا اظہار کیا چنانچہ اخبار وکیل امرتسر نے لکھا:-

"یہ زلزلہ اس درجہ ہولناک اور مہیب تھا کہ اسے قیامت صغریٰ کہنا کچھ مبالغہ نہ ہوگا۔ بلکہ جس وقت وہ اپنی پوری شدت پر خدائے قہار کا جلال ظاہر کر رہا تھا اس وقت تو لوگوں کو عموماً یہی یقین آگیا تھا کہ بس قیامت آہی گئی"

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ ۳۹۶)

محترم سامعین! ۱۹۰۵ء کے بعد سے مسلسل جو زلازل کا سلسلہ جاری ہوا ہے اگر اس کے اعداد و شمار اکٹھے کئے جائیں تو بلا مبالغہ آٹھ دس لاکھ اموات ہو چکی ہیں جو کم از کم اندازہ ہے اور مالی نقصان اس کے علاوہ ہے۔ اور ان میں سے بیشتر زلزلے ایسے تھے جو عاد اور ثمود کی تباہی کی داستان دہرا رہے تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ تباہ کن تھے۔ چنانچہ ۵ جنوری ۱۹۳۴ء کو بہار میں جو قیامت خیز زلزلہ آیا اس کے بارے میں اخبار اہلحدیث امرتسر نے اپنی اشاعت ۹ فروری ۱۹۳۴ء میں لکھا:-

"یقین ہے کہ بعد ختم رسالت محمدیہ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام اگر نبوت جاری رہتی تو جدید نبی پر جو کتاب آتی اس میں حادثۂ عاد و ثمود اور فرعونیوں کی تباہی کے ذکر کے ساتھ ہی صوبۂ بہار کے زلزلہ زدہ مقامات کا ذکر بھی ضرور ہوتا۔ یعنی بتایا جاتا کہ عادیوں اور ثمودیوں کے عذاب سے زیادہ عذاب ان مقامات پر آیا"

ماہرین طبقات الارض کا اندازہ ہے کہ ہر سال چودہ ہزار افراد زلزلوں کا شکار ہوتے ہیں۔ اور یہ بھی ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ ایران کے حالیہ زلزلہ ۳۱ اگست ۱۹۶۸ء سے لیکر ۱۹۰۵ء تک کے زلزلوں کا شمار کیجئے تو آپ اسی نتیجہ پر پہنچیں گے کہ اس عرصہ میں زلازل کی وجہ سے جس قدر جانی اور مالی نقصان ہوا ہے اس قدر کسی پہلے زمانہ میں تین سو سال کے زلزلے ملا کر بھی نہیں ہوا۔ یہ نشان اس امر کا بیّن ثبوت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پیش از وقت زلازل کی اطلاع الٰہی علیم و خبیر ہستی نے دی جس کے قبضۂ قدرت اور تصرف میں کائنات کا ذرہ ذرہ ہے اور جو اس بات پر قادر ہے کہ اپنے فرمودہ کو منصۂ شہود پر لا سکے۔

حضرات! اب میں آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض وہ پیشگوئیاں پیش کرتا ہوں جو سیاسی انقلابات سے متعلق ہیں:-

عالمگیر جنگ

حضور نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۵ء کو یہ پیشگوئی فرمائی کہ:-

اک نشاں ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائیں گے دیہات و شہر و مرغزار
آئے گا قہر خدا سے خلق پر اک انقلاب
اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار
یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار
اک جھپک میں یہ زمیں ہو جائے گی زیر و زبر
نالیاں خوں کی چلیں گی جیسے آبِ رود بار
رات جو رکھتے تھے پوشاکیں برنگ یاسمن
صبح کر دے گی انہیں مثل درختانِ چنار
ہوش اڑ جائیں گے انساں کے پرندوں کے حواس
بھولیں گے نغموں کو اپنے سب کبوتر اور ہزار
ہر مسافر پر وہ ساعت سخت ہے اور وہ گھڑی
راہ کو بھولیں گے ہو کر مست و بیخود راہوار
خون سے مردوں کے کوہستان کے آبِ رواں
سرخ ہو جائیں گے جیسے ہو شرابِ انجبار
مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جن و انس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار
اک نمونہ قہر کا ہوگا وہ ربانی نشاں
آسماں حملے کرے گا کھینچ کر اپنی کٹار
ہاں نہ کر جلدی سے انکار اے سفیہ ناشناس
اس پہ ہے میری سچائی کا سبھی دار و مدار
وحیٔ حق کی بات ہے ہو کر رہے گی بے خطا
کچھ دنوں کر صبر ہو کر متقی و بردبار!

حضور نے جب اس پیشگوئی کو شائع فرمایا تو اس پر یہ نوٹ بھی لکھ دیا:-

"ممکن ہے کہ یہ معمولی زلزلہ نہ ہو بلکہ کوئی اور شدید آفت ہو جو قیامت کا نظارہ دکھلاوے۔ جس کی نظیر کبھی اس زمانہ نے نہ دیکھی ہو اور جانوروں اور عمارتوں پر سخت تباہی آوے"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۲۰)

پہلی جنگ عظیم

چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق ۱۹۱۴ء میں پہلی جنگ عظیم نے عملی جامہ پہنا دیا اور یہ جنگ ایسی اچانک ہوئی کہ بڑے بڑے مدبروں نے اس بات کا اقرار کیا کہ گو وہ جنگ کے منتظر تو تھے لیکن اس کے اس قدر جلد پھوٹ پڑنے کی قطعاً توقع نہ تھی۔ آسٹریا کے شہزادہ اور اس کی بیگم کا قتل ہونا تھا کہ ساری دنیا اس آگ میں کود پڑی یورپ۔ ایشیا۔ چین۔ جاپان۔ جرمنی۔ ایران عراق۔ شام۔ فلسطین۔ سائبیریا۔ افریقہ سب جگہ جنگ کے شعلے بھڑک اٹھے اور ہندوستان بھی اس جنگ میں شریک ہوا! اس آفت ناگہانی میں بیسیوں پہاڑیاں کثرت گولہ باری اور سرنگوں کے لگانے سے بالکل مٹ گئیں اور بہت سے شہر برباد ہو گئے کھیتوں اور باغوں کا جو نقصان ہوا وہ اندازے سے باہر ہے۔ بعض جگہ خصوصاً فرانس اور روس وغیرہ میں کثرت گولہ باری سے اس قدر گڑھے پڑ گئے کہ نیچے سے پانی نکل آیا۔ بعض دفعہ اس قدر خونریزی ہوتی کہ نالیوں کے پانی فی الواقع میلوں تک سرخ ہو جاتے تھے اور ہر سرحد پر اس قدر جنگ ہوئی کہ کہہ سکتے ہیں کہ خون کی نالیاں بہہ پڑیں۔ خشکی پر فوجوں کے پھیل جانے اور سمندر میں آبدوز جہازوں کے حملوں سے مسافروں پر واقعی وہ ساعت سخت ہو گئی۔ اور الہام

"کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں"

کے مطابق جس قدر جہاز اس جنگ میں استعمال ہوئے اور جس قدر سمندر کا پہرہ اس جنگ میں دیا گیا اس سے پہلے کہیں اس کی مثال نہیں ملتی۔ خصوصاً ڈسٹرائرز اور آبدوز کشتیوں نے اس جنگ میں اتنا حصہ لیا جتنا پہلے کبھی نہیں لیا تھا۔ لوگ اس جنگ کے صدمہ سے قبل از وقت بوڑھے ہو گئے اور بہت سے پاگل ہو گئے۔ بلکہ اسی وجہ سے Shell Shock ایک نئی بیماری قرار دی گئی۔

باقی آئندہ

ترسیل زر

اور جملہ انتظامی امور کے متعلق ہر قسم کی خط و کتابت بنام مینیجر بدر کیجئے اور ایسی خط و کتابت کے وقت خریداری نمبر دینا مت بھولئے

مینیجر بدر قادیان

منقولات

"ایسے زمانے میں بھی"

مندرجہ عنوان سے اخبار الجمعیتہ دہلی نے ذیل کا ایک نوٹ اپنے پورے صفحہ میں درج کیا ہے۔ اس پر ہمارا تبصرہ دوسری جگہ ملاحظہ فرمایا جائے۔ ایڈیٹر

"دلی کی جامع مسجد میں جمعۃ الوداع کی نماز اندر پڑھنے کا موقع اس کو ملتا ہے جو کئی گھنٹہ پہلے سے جاکر وہاں بیٹھ گیا ہو۔ میں حسب معمول وقت پر روانہ ہوا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مجھے مسجد کے باہر سڑک پر نماز پڑھنی پڑی۔ یہ اگرچہ بظاہر بدقسمتی کی بات تھی مگر اس کی وجہ سے میرے لئے یہ ممکن ہو سکا کہ میں ایسے مناظر دیکھوں جو اندر کے نمازی نہیں دیکھ سکتے تھے۔

مجھے سب سے زیادہ جس چیز نے متاثر کیا وہ جماعت کی یکسانیت تھی۔ نمازیوں کی کثرت کا یہ عالم تھا کہ نہ صرف وسیع مسجد پوری طرح بھری ہوئی تھی بلکہ اس کی چھت اس کی سیڑھیاں، اس کے قریب کی سڑکیں اور میدان سب دور دور تک آدمیوں کا جنگل بنے ہوئے تھے۔ نمازیوں کی صفیں جنوب میں بازار مٹیا محل تک۔ شمال میں دریبہ کلاں تک اور مشرق میں آزاد پارک تک نظر آتی تھیں۔

یہ بے پناہ مجمع کھلے میدان کی طرح یکجا نہیں تھا۔ بلکہ کوئی نیچے تھا، کوئی اوپر، کوئی بڑی صف میں تھا۔ کوئی چھوٹی صف بنائے ہوئے تھا اور ان کے درمیان جگہ جگہ ایسے اوٹ حائل تھے کہ پورا مجمع بیک نظر دیکھا نہیں جا سکتا تھا۔

مگر اتنا بڑا مجمع جو اتنی مختلف ٹکڑیوں میں بٹا ہوا تھا ایک ساتھ جھکتا تھا اور ایک ساتھ کھڑا ہوتا تھا۔ ان کے قیام و قعود اور رکوع و سجود میں کوئی فرق نہ تھا۔ اس ہجوم میں یہ یکسانیت کیونکر ممکن ہو سکی۔ جواب یہ ہے لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ۔ لاؤڈ سپیکر نے اس بات کو ممکن بنا دیا کہ امام کی آواز جس وقت وہ شخص سنے جو ان کے ٹھیک پیچھے کھڑا ہوا ہے عین اسی وقت وہ لوگ بھی سن لیں جو امام سے بہت دور کسی الگ تھلگ جگہ پر ہاتھ باندھے کھڑے ہیں لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ آواز رسانی کے انتظام نے یہ کارنامہ دکھایا کہ اتنا بڑا اور اتنا مختلف مجمع کسی انتشار اور فرق کے بغیر ایک ساتھ نماز ادا کر سکا۔

"ایسے زمانہ میں بھی ہم متحد نہیں" میں نے دل میں کہا "آج جدید ذرائع نے اس بات کو ممکن بنا دیا ہے کہ نہ صرف ایک محلہ یا شہر بلکہ پورے پورے ملک حتیٰ کہ سارے عالم اسلامی کے مسلمان ایک آواز پر حرکت کر سکیں۔ مگر اتحاد و اتفاق کے انتہائی زبردست امکان کے کنارے کھڑے ہو کر بھی ہم اتحاد و اتفاق سے محروم ہیں۔

کیا اس سے بڑا المیہ بھی کوئی ہو سکتا ہے۔؟

(الجمعیۃ جمعہ ایڈیشن مورخہ ۳ر جنوری ۱۹۶۹ء صفحہ ۲)

انتقالِ پُرملال

افسوس! سوروٹاؤن (ضلع بھدرک۔ اڑیسہ) کے رئیس مکرم سید کلیم الدین صاحب $\frac{2}{6}$/۶۹ کو وفات پا گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ گزشتہ رمضان المبارک میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے اور سوروٹاؤن کا ہر فرد ان کی خوبیوں کا معترف ہے۔ ان کی ہر دلعزیزی کی وجہ سے احمدی، غیر احمدی اور ہندو دوستوں کو بھی صدمہ ہوا ہے۔ احمدیت کی تبلیغ کا جوش رکھتے تھے۔ قبولِ احمدیت کے بعد جب معلوم ہوا کہ سورو کے غیر احمدی اکٹھے ہو کر ان سے احمدیت قبول کر لینے کی وجوہ دریافت کرنے آئیں گے تو خوش ہوئے اور کہا کہ ان میں سے چیدہ چیدہ پڑھے لکھے لوگ آئیں تو اچھا ہے۔ مگر کوئی نہ آیا۔ بلڈ پریشر اور ضربہ اندام ہونے کے باوجود پورے روزے رکھے اور نماز جمعہ میں باقاعدگی کے ساتھ شامل ہوتے رہے۔ غریبوں کی خبرگیری مرحوم کا طرۂ امتیاز تھا۔ مرحوم کے پسماندگان میں ان کے اکلوتے بیٹے مکرم سید سلام الدین صاحب اور دو لڑکیاں ہیں

احباب کرام سے درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔ اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو آمین　خاکسار سید غلام مہدی ناصر مبلغ سورو

مسجد احمدیہ شیموگہ کا افتتاح

الحمد للہ کہ شیموگہ (میسور سٹیٹ) میں مسجد احمدیہ کی تعمیر کا کام مکمل ہو گیا۔ اور انچارج مبلغ مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے مورخہ ۱۳ر صلح (جنوری) ۱۳۴۸ ہش کو دعاؤں کے ساتھ مسجد کا افتتاح کیا۔ مسجد کے ساتھ ایک کوارٹر بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو ہمیشہ آباد رکھے اور جماعت کی مضبوطی کا باعث ہو۔ اور نمازیوں سے ہمیشہ بھری رہے۔

یہ خوشکن اطلاع نظارت ہذا کو مکرم سید مدار صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شیموگہ نے دی ہے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہے

احباب جماعت کو علم ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندوں میں سے ہے جس کی شرح سال کی آمد کا ۱/۱۲ یا بوسط ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ سال میں ایک مرتبہ جلسہ سالانہ کے اخراجات کے لئے ادا کرنا ضروری ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے متعدد مرتبہ افرادِ جماعت کو اس سلسلہ میں تاکید فرمائی ہے کہ

"میں یہ تحریک کرتا ہوں کہ جلسہ سالانہ کا چندہ جمع کرنے میں دوست ہمت سے کام لیں تاکہ جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کے لئے پہلے سے انتظام کیا جا سکے۔ اصل میں تو چندہ جلسہ سالانہ سال کے شروع میں ہی دینا چاہیئے کیونکہ اگر اجناس وقت پر خرید لی جائیں تو ان پر بہت کم خرچ آتا ہے۔"

سالِ رواں میں اب تک جو آمد ہوئی ہے وہ متوقع آمد (بجٹ آمد) اور اصل اخراجات جلسہ سالانہ سے کافی کم ہے۔ لہٰذا ایسے دوست اور ایسی جماعتیں جن کے ذمہ ابھی تک اس چندہ کی رقوم قابلِ ادا ہوں، نیز جملہ عہدیداران مال کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ توجہ فرما کر جلد بقایا چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی فرمائیں

ناظر بیت المال قادیان

اعلانِ نکاح

مورخہ ۸ر تبلیغ (فروری) بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے مکرم مولوی بشارت احمد صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ مقیم جموں کا نکاح عزیزہ امۃ النعیم فانی بنت خواجہ محمد صدیق صاحب فانی ادوہم پور جموں کے ساتھ بعوض ۲۰۰۰ روپے حق مہر پڑھایا۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین　ایڈیٹر

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے چچا عرصہ ایک سال سے دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں کئی قسم کے علاج معالجہ کے باوجود تاحال افاقہ نہیں ہوا۔ درویشانِ کرام اور دیگر احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کریں　خاکسار عبد الحکیم آسنور کشمیر

۲۔ خاکسار کے والد مکرم نور الدین الہ دین صاحب قریباً ایک ماہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے جملہ بزرگانِ سلسلہ اور دیگر احباب کرام سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔　اے نعیم۔ حیدرآباد

۳۔ مکرم جلال الدین خاں صاحب کیرنگ ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ میں احباب جماعت کی خدمت میں موصوف کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور خیر و برکت کی لمبی زندگی سے نوازے　ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

۴ مکرم ڈاکٹر میاں محمد طاہر صاحب ابن محترم میاں عطاء اللہ صاحب مرحوم امریکہ نے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی دینی دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔ نیز اپنے والد صاحب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے　خاکسار فیض احمد گجراتی درویش قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیّر انسپکٹر بیت المال قادیان

جماعت ہائے احمدیہ یو.پی بہار بنگال ۲۱/۲/۶۹ تا ۴/۴/۶۹

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ یو.پی - بہار - بنگال کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیّر انسپکٹر بیت المال قادیان مورخہ ۲۱/۲/۶۹ تا ۴/۴/۶۹ دورہ کر رہے ہیں جس میں وہ حسابات کی پڑتال - وصولی چندہ جات کے علاوہ آئندہ سال ۴۹-۱۳۴۸ ہش یعنی ۷۰-۱۹۶۹ء کے بجٹ کی تشخیص کا کام سرانجام دیں گے۔ جملہ صدر صاحبان و سیکرٹریان مال اور دیگر عہدیداران و احباب جماعت سے امید ہے کہ وہ انسپکٹر صاحب موصوف سے کماحقہٗ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے

ناظر بیت المال قادیان

نمبر شمار	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	عرصہ قیام	تاریخ روانگی
۱	قادیان	-	-	۲۱-۲-۶۹
۲	دہلی	۲۲-۲-۶۹	ا یوم	۲۳ 〃
۳	امروہہ	۲۳ 〃	۱ 〃	۲۴ 〃
۴	سردارنگر	۲۴ 〃	۱ 〃	۲۵ 〃
۵	شاہجہانپور	۲۵ 〃	۲ 〃	۲۷ 〃
۶	گونڈہ	۲۷ 〃	۲ 〃	۱-۳-۶۹
۷	لکھنؤ	۱-۳-۶۹	۱ 〃	۲ 〃
۸	کانپور	۲ 〃	۲ 〃	۴ 〃
۹	بنارس	۵ 〃	۱ 〃	۶ 〃
۱۰	بھدرک	۶ 〃	۱ 〃	۷ 〃
۱۱	پٹنہ	۷ 〃	۱ 〃	۸ 〃
۱۲	مظفرپور	۸ 〃	۱ 〃	۹ 〃
۲۳	ادرین	۱۰ 〃	۱ 〃	۱۱ 〃
۲۴	مونگھیر	۱۱ 〃	۱ 〃	۱۲ 〃
۲۵	بھاگلپور - برہ پورہ	۱۲ 〃	۳ 〃	۱۵ 〃
۲۶	خانپور ملکی	۱۵ 〃	۲ 〃	۱۷ 〃
۲۷	بلاری	۱۷ 〃	۱ 〃	۱۸ 〃
۲۸	رانچی سیلیہ	۱۹ 〃	۲ 〃	۲۱ 〃
۲۹	جمشید پور	۲۱ 〃	۲ 〃	۲۳ 〃
۳۰	موسلے بنی مائینز	۲۳ 〃	۲ 〃	۲۵ 〃
۳۱	کاسکنہ	۲۶ 〃	۴ 〃	۳۰ 〃
۳۲	بہرت پور ابراہیم پور	۳۰ 〃	۲ 〃	۱-۴-۶۹
۳۳	کیمنھا - سندرپور - تالگرام	۱-۴-۶۹	۲ 〃	۳ 〃
۳۴	گیا تھنہ	۳ 〃	۱ 〃	۴ 〃
۳۵	کلکتہ	۴ 〃	-	-

دورہ مکرم قریشی محمد شفیع صاحب عابدؔ انسپکٹر تحریک جدید قادیان

مکرم قریشی محمد شفیع صاحب عابد انسپکٹر تحریک جدید علاقہ اڑیسہ کی جماعتوں کا دورہ مورخہ ۹ امان ۱۳۴۸ ہش (۹ مارچ ۱۹۶۹ء) سے شروع کریں گے۔ متعلقہ جماعتوں کو وہ خود اپنے پروگرام سے اطلاع دیں گے۔ جملہ عہدیداران سے درخواست ہے کہ حصولِ وعدہ جات اور وصولی چندہ تحریک جدید کے سلسلہ میں ان سے پورا پورا تعاون فرمائیں

جزاکم اللہ احسن الجزاء

وکیل المال تحریک جدید قادیان

زکوٰۃ آپ کے اموال کو پاک کرتی ہے

ناصرات کے لئے ایک خصوصی تحریک

وقفِ جدید

از محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

احمدی بچوں اور بچیوں کی کتنی خوش قسمتی ہے کہ ایک خاص تحریک "وقفِ جدید" میں حصہ لینے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آواز دی ہے۔ تا بچپن سے سلسلہ کی خاطر قربانیوں میں حصہ لینے کی عادت پڑ جائے۔ اور بڑے ہو کر آپ سلسلہ کا بوجھ اٹھا سکیں۔ لیکن اس تحریک کا خلاصہ یہ ہے کہ سولہ سال سے کم عمر کے لڑکے اور لڑکیاں خدمتِ اسلام کے لئے آٹھ آنے ماہوار ادا کریں۔ یا چھ روپے سالانہ جنوری میں وقفِ جدید کا مالی سال شروع ہوتا ہے۔ اور دفتر کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ لجنات و ناصرات کے وعدوں کی رفتار غیر تسلی بخش ہے۔ اس لئے میں تمام لجنات کو توجہ دلاتی ہوں کہ وہ اس بات کا مکمل جائزہ لیں کہ ان کے شہر، ضلع یا حلقہ کی تمام ناصرات اس تحریک میں شامل ہیں یا نہیں۔ یہ یاد رہے کہ اگر ایک بچی آٹھ آنے ماہوار نہیں دے سکتی تو دو یا تین بچیاں جو سولہ سال سے کم عمر کی ہوں مل کر چھ روپے سالانہ ادا کریں۔ ہماری بہنوں کو یہ امر ہر وقت پیشِ نظر رکھنا چاہیئے کہ حقیقی قربانی وہی ہے جو امامِ وقت کی اطاعت میں کی جائے۔ آپ کتنے ہی کام کریں اور سکیمیں بنائیں اور ان پر عمل کریں لیکن اگر اپنے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی پوری اطاعت نہ کریں اور آپ کی آواز پر لبیک نہ کہیں تو آپ کا کام اللہ تعالیٰ کی نظروں میں کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اس لئے آپ کی پوری کوششیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی پیش کردہ سکیموں کو کامیاب بنانے کے لئے اور بچیوں میں آپ کی اطاعت کا اور آپ کی آواز پر لبیک کہنے کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے ہونی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور بچیوں کو توفیق عطا فرما دے کہ وہ خدمتِ اسلام کے لئے قربانیاں کریں اپنی ماہانہ رپورٹوں میں بھی وقفِ جدید کے لئے اپنی مساعی کا ذکر کریں اور کوشش کریں کہ کوئی ایک بچی بھی ایسی نہ رہ جائے جو وقفِ جدید کی تحریک میں شامل نہ ہو اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین

ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے لئے چند میٹرک پاس کلرکوں کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی اپنی درخواستیں مع مصدقہ سرٹیفیکیٹ اور امیر مقامی یا پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ کی سفارش کے ساتھ نظارت علیا کے نام بھجوائیں۔ سروس کمیشن کا امتحان پاس کرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ کا گریڈ ۹۰-۴-۱۳۰-۵-۱۶۰-۶-۲۲۰ دیا جائے گا

ناظر اعلیٰ قادیان

بدر کا مسیح موعود نمبر

انشاء اللہ ۲۰ امان ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۰ مارچ ۱۹۶۹ء کو شائع ہو رہا ہے جماعت کے اہل قلم حضرات اور احمدی شعراء کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس خصوصی شمارہ کے لئے اپنی بیش قیمت نگارشات مارچ کے پہلے عشرہ تک ادارہ بدر کو ارسال کر کے ممنون فرمادیں۔

ایڈیٹر بدر

حصہ آمد کے موصی صاحبان

نوٹ فرمالیں کہ موجودہ مالی سال ۳۰ اپریل ۱۹۶۹ء کو ختم ہو رہا ہے۔ بقایا دار موصیوں کو ان کے بقایا کی اطلاع دیتے ہوئے جلد ادائیگی کے لئے توجہ دلائی جا چکی ہے۔ امید ہے کہ وہ سب مالی سال ختم ہونے سے قبل اپنے بقایا ادا کر دیں گے اور دوسرے موصی صاحبان بھی وسطِ اپریل تک اپنا چندہ ادا فرما دیں تاکہ ۳۰ اپریل سے قبل ان کا چندہ یہاں پہنچ جائے

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

احمدیہ مسلم مشن ماریشس .... بقیہ صفحہ اوّل

اسلامی تاریخ کے واقعات پیش کر کے بتایا کہ اسلام نے نہ صرف "انسانی حقوق" پر عمدہ تعلیم ہی پیش کی ہے بلکہ اس پر عمل کر کے بھی دکھایا ہے۔ ان پبلک تقاریر کے علاوہ جماعتی اجتماعات میں پندرہ تقاریر کیں۔

لٹریچر کے ذریعے تبلیغ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے مشن کو دنیا کی اہم زبان فرانسیسی میں لٹریچر شائع کرنے کا موقعہ مل رہا ہے۔ اس عرصہ میں مندرجہ ذیل کتابیں شائع ہوئیں:-

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی کتاب "احمدیت کا پیغام" ایک ہزار۔

(۲) آپؓ کی کتاب "حضرت محمدؐ عورت کے نجات دہندہ" دو ہزار۔

(۳) سیرت و سوانح حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ دو ہزار

(۴) "کامیابی کی راہیں" کا ترجمہ Lecon Islamique چاروں حصص ایک ایک ہزار۔

علاوہ ازیں کئی کتب کے ترجمے تیار ہیں۔

(۱) اسلام کا اقتصادی نظام از حضرت المصلح الموعودؓ

(۲) ریاض احادیث النبیؐ از بشارت احمد صاحب بشیر۔

(۳) چشمۂ مسیحی از حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔

(۴) سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب۔ از حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ (۵) احمدیت (حقیقی اسلام) کا ترجمہ بھی ہو رہا ہے۔ (۶) قرآن کریم کے تفسیری نوٹوں کے ترجمہ کی نظر ثانی کا کام بھی جاری ہے۔ اور بھی بعض کتب کے ترجمے ہو رہے ہیں۔

ماہنامہ LE MESSAGE نے باقاعدگی سے اپنا آٹھواں سال پورا کیا۔ آج کل یہ ایک ہزار کی تعداد میں کم از کم شائع ہوتا ہے۔ ماریشس کے علاوہ انگلینڈ۔ آئیوری کوسٹ۔ کانگو۔ مڈغاسکر۔ سینیگال۔ سپین میں بھی جاتا ہے۔ مقامی طور پر اب اس کے سینکڑوں خریدار ہیں۔ ۲۰۰ لائبریریوں اور اہم سوشل سنٹرز وغیرہ کو مفت بھی بذریعہ ڈاک بھجوایا جاتا ہے۔ دنیائے احمدیت کی خبروں کے علاوہ حضور کے خطبات۔ حضرت مسیح موعودؑ کے ملفوظات۔ احادیث النبیؐ کے علاوہ اسلام پر اہم مضامین بھی شائع ہوتے رہے۔ اس کو ایڈٹ کرنے میں مکرم برادرم عزیز بجو مدد کرتے رہے۔ اور منیجر کے فرائض برادرم احمد علی بخش صاحب سرانجام دیتے رہے۔ الفضل سے ترجمہ کرنے میں مدد کرنے والے بھائی احمد حسن صاحب سوکیر ہیں جو گھنٹوں کا کام منٹوں میں کر دیتے ہیں۔ باوجود گورنمنٹ سے ریٹائرڈ ہونے کے۔ ان کا ذاتی اخبار Le Progress Islamique بھی ۲۰ سالوں سے باقاعدہ نکل رہا ہے۔

اخبار کے علاوہ لٹریچر کئی افریقن اور یورپین ملکوں کو اس عرصہ میں بھجوایا گیا۔ مقامی طور پر فروخت کے علاوہ زائرین مشن کی خدمت میں بطور تحفہ کے بھی لٹریچر پیش کیا جاتا رہا۔ سینکڑوں احباب کو اُن کے گھروں پر مل کر بھی لٹریچر پیش کیا گیا۔ مختلف مواقع پر پبلک بس سٹینڈ پر بھی اشتہارات تقسیم کئے جاتے رہے۔ بذریعہ ڈاک مطالبہ کرنے والوں کی تعداد بھی ایک سو سے زائد رہی۔

وکالت تبشیر ربوہ سے آمدہ لٹریچر بہت ہی پسند کیا جاتا رہا۔ تفسیر صغیر اور انگریزی ترجمہ قرآن مجید مطبوعہ قادیان یہاں بہت ہی مقبول ہیں ایک غیر از جماعت دوست نے ۲۰ انگریزی قرآن مجید خرید کر مقامی لائبریریوں میں تقسیم کرنے کے لئے دئے۔ ریویو آف ریلیجنز۔ اردو۔ تحریک جدید۔ E.A.TIMES۔ الفرقان۔ مصباح۔ خالد۔ تشحیذ الاذہان کے رسالے منگوا کر لائبریریوں اور مختلف دلچسپی رکھنے والوں کی خدمت میں پیش کرنے کا موقعہ ملتا رہا۔ ربوہ۔ قادیان۔ لنڈن اور نیروبی سے مختلف زبانوں کا لٹریچر قیمتاً منگوا کر بھی مقامی ضروریات کو پورا کرنے کا موقعہ ملتا رہا۔

تبلیغی دورے

عرصہ زیر تبلیغ میں خاکسار کو ملک کے چاروں اطراف میں کئی تبلیغی دورے کرنے کا موقعہ ملا۔ مشن کی کار میں میرے ہمراہ ہمیشہ تین چار والنٹیرز بھی مصروف تبلیغ رہے۔ زیر تبلیغ احباب کو اُن کے گھروں پر جا کر گفتگو کرنے کا موقعہ ملتا رہا۔ اور جہاں جہاں ہماری جماعتوں کا قیام ہے وہاں رات کے وقت درس القرآن دیتا رہا اور رات بارہ بجے واپسی ہوتی رہی۔ میرے علاوہ دو مقامی مبلغین بھی احمدی بچوں کو احمدیہ مدارس میں تعلیم دینے کے علاوہ اپنا سارا وقت تبلیغی دوروں کے لئے وقف رکھتے رہے۔ اور مرکزی پروگرام کے تحت ملک کے شمال و جنوب اور مشرق و مغرب میں گاؤں بہ گاؤں جا کر تبلیغ اسلام کرتے رہے۔ ہندوؤں میں ہندی زبان کا لٹریچر پھیلانے کا موقعہ ملا۔ اور عیسائیوں میں فرانسیسی زبان کا۔ چنانچہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض نئے مقامات پر بھی احمدی جماعتیں قائم ہو رہی ہیں۔ اور وہاں احمدیہ مراکز کے قیام کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔

عیسائیوں کے بعد بہائیوں کی تردید

۱۹۶۷ء کے بعد پھر ۱۹۶۸ء میں ایک بار تو عیسائیوں کی تردید کا خوب موقعہ ملا۔ جبکہ یہاں کے اہم عیسائی روزنامہ میں طرفین کی طرف سے خطوط چھپے۔ ان خطوط میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "مسیح ہندوستان میں" کے اہم اقتباسات شائع ہوئے۔ اور کسر صلیب کا نظارہ لوگوں نے خوب دیکھا۔ بہائیوں نے بھی مختلف مقامات پر نمائش لگا کر تبلیغ شروع کر رکھی ہے۔ ہمارے احمدی نوجوان بھی اُن کی تلاش کر کے وہاں جا نکلتے ہیں۔ مگر جونہی بہائیوں کو یہ پتہ لگتا ہے کہ اُن سے بات کرنے والا احمدی ہے تو فوراً اُن کے مُنہ کو تالا لگ جاتا ہے۔ اور وہ علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہمیں احمدیوں سے بات کرنا منع ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں شمال مشرقی علاقہ میں ایک اہم جلسہ "بہائیت کی تردید" میں کروایا گیا۔ جس میں خاکسار کے علاوہ ہمارے مقامی مبلغ ابوبکر خان صاحب نے بھی تقریر کی اور دو ہندو پنڈت صاحبان نے بھی تقریریں کیں۔ سامعین نے جو ۵۰۰ کے قریب تھے متفقہ طور پر کہا کہ اب وہ بہائیوں کی باتوں میں نہ آئیں گے۔ اُن کے مشنری ہمارے چھوٹے چھوٹے طلبہ سے بات کرنے سے کتراتے پھرتے ہیں۔ اور ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ کی شان کا مظاہرہ ہوتا رہتا ہے۔

ایک دلچسپ بحث

ہمارے خدام الاحمدیہ کے سیکرٹری تبلیغ بھائی غفور فوبی گو ایک ٹیلر ماسٹر ہیں مگر انہیں تبلیغ کا شوق ہے۔ وہ اپنے ساتھ خدام کو لے کر اکثر تبلیغ کے لئے نکل جاتے ہیں۔ ایک موقعہ پر چند دوستوں نے تحقیق حق کی خاطر بعض مختلف فیہ مسائل پر تبادلۂ خیالات کرنے کے لئے للکارا تو وہ فوراً میدان میں اُترے اور تین مختلف راتوں کو یہ بحث گھنٹوں جاری رہی۔ اور سامعین نے خوب سُنا کہ قرآن مجید کس کی تائید کرتا ہے؟

ماریشن وزراء غیر ممالک میں

۱۹۶۸ء کا سال ہمارے لئے اس لحاظ سے بھی اہم ثابت ہوا کہ آزادی کے بعد ہمارے وزیر اعظم کو لنڈن مشن کی طرف سے مکرمی مولانا بشیر احمد صاحب رفیق نے قرآن مجید کا تحفہ پیش کیا۔ پھر نیویارک میں وزیر اعظم اور اقوام متحدہ میں ماریشن نمائندہ کو چوہدری سید جواد علی صاحب نے اسلامی لٹریچر پیش فرمایا۔ پھر واشنگٹن میں ہمارے وزیر خزانہ اور گورنر آف بینک کو مشن نے خوش آمدید کہا اور ابھی حال ہی میں کراچی میں مکرمی برادرم محمد اجمل صاحب ایم اے نے ہمارے وزیر اطلاعات کو اسلامی لٹریچر کی پیشکش کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان سب کا چرچا یہاں آکر یہ لوگ کرتے رہے اور جماعت احمدیہ کی عالمگیر حیثیت کا اعتراف کرتے رہے۔ یہ فوٹوز یہاں کے اخباروں میں بھی شائع ہوئیں۔

نئے ہسپتال کا افتتاح

ہمارے ایک دوست ڈاکٹر جلال الدین شجاع کی محنت کے نتیجہ میں جانوروں کے لئے ایک ہسپتال تعمیر ہوا ہے۔ اس کے افتتاح کے لئے گورنر جنرل صاحب آئے۔ اس موقعہ پر بھی خاکسار حاضر تھا اور کئی اہم لوگوں سے ملاقاتیں کرنے کا موقعہ ملا۔ اور لندن سے آئے ہوئے ایک مہمان سے اسلامی تعلیم متعلقہ حفاظت مویشیان پر گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ وہ R.S.P.C.A. کے نائب صدر ہیں۔ اُن کی غلط فہمی کو دُور کیا گیا کہ اسلام نے جانوروں پر ظلم روا رکھا ہے۔

تربیتی اجتماعات

۱۹۶۸ء میں مجالس خدام الاحمدیہ کے ۷ زونل اجتماعات کے بعد نومبر میں تیسرا مرکزی اجتماع دارالسلام روزہل میں منعقد ہوا۔ جو گذشتہ دو اجتماعات کی نسبت بے حد کامیاب رہا۔ خدام نے کئی اہم تربیتی پروگرام پیش کئے۔ اطفال نے بھی اپنا حصہ لیا۔ نمازیں مع تہجد باجماعت ادا ہوئیں۔ مہمان نوازی انفرادی اور اجتماعی ہوئی۔ اوّل دوم آنے والوں کو انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔

(۲) لجنہ اماء اللہ کی آٹھویں سالانہ تقریب بھی نومبر کے پہلے ہفتہ میں ہوئی۔ جس کی تیاری سب برانچوں نے کی۔ دارالسلام کا وسیع مرکز اُن کے لئے چھوٹا ہو گیا۔ دو گھنٹے ان کا تقریری پروگرام ہوا۔ پھر نمازوں کے بعد ناصرات کا پروگرام، اس کے بعد ان کی صنعتی نمائش اور مینا بازار کا افتتاح ہوا۔ کھانے پینے کا سامان بھی تھا۔ ۵ بجے شام کو اُن کی کل آمد ۹۰۰ روپے سے زائد ہو گئی الحمد للہ۔ خدام اور لجنہ کے اجتماعات کی پبلسٹی اخبارات اور ریڈیو پر ہوئی۔ اور بعد میں رپورٹیں بھی مقامی پریس میں شائع ہوئیں۔

تعلیم القرآن کلاس

تیسری تعلیم القرآن کلاس رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ہوئی۔ سورۃ الرحمٰن کا درس خاکسار دیتا رہا۔ قرآن مجید سے اہم مسائل پر تقاریر ہوئیں۔ سوال و جواب کے ذریعہ سے قرآن مجید سے متعلق جنرل نالج کو وسعت دی گئی۔ مردوں کی کلاس نماز ظہر کے بعد اور عورتوں کی کلاس نماز ظہر سے قبل ہوتی رہی۔ آخر میں امتحان لیا گیا اور اول دوم رہنے والے مردوں اور عورتوں کو قرآن مجید بطور انعام دئے گئے۔ اس کی افادیت کے پیش نظر زونل تعلیم القرآن کلاس کا پروگرام بھی ۱۹۶۹ء کے لئے بنایا گیا ہے۔

رمضان المبارک

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک کی آمد کے ساتھ ہی جملہ احمدیہ مساجد و مراکز پہلے

(آگے دیکھئے مسلسل صفحہ ۱۲ پر)

سے زیادہ مستعد ہو گئے اور لوکل اخبارات کے ذریعہ سے پروگرام کی تشہیر مفید ثابت ہوئی۔ نماز تراویح باجماعت کا انتظام جملہ مساجد میں تھا۔ نماز تراویح کے بعد سورۃ کہف کا درس روزانہ ہوتا رہا۔ اور نماز صبح کے بعد حدیث کا درس۔ مرکزی مسجد میں جملہ ذمہ داری خاکسار کے کندھوں پر تھی۔ فدیہ و فطرانہ کی رقوم حاصل کر کے غرباء میں عید سے پہلے تقسیم کر دی گئی تھیں۔

اعتکاف

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فضل فرمایا کہ امسال گذشتہ سال کی نسبت دوگنی تعداد میں ۱۴ احباب نے مسجد دار السلام میں اعتکاف کی عبادت میں حصہ لیا۔ دو تین بہنوں نے بھی پہلی بار اس کا لطف اُٹھایا۔ ہماری تراپوے کی مسجد میں بھی دو نوجوانوں نے اعتکاف کی برکات سے فائدہ حاصل کیا۔

عید الفطر

۱۲ دسمبر کو منائی گئی تھی۔ امسال ایک جگہ کی بجائے ۸ مراکز میں نماز عید ادا کی گئی۔ جو کئی لحاظ سے مفید ثابت ہوئی۔ مرکزی مسجد روز ہل کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ خطبہ عید میں خاکسار نے رمضان کی برکات کو لمبا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور دُعا سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آمدہ عید مبارک کا برقی پیغام سُنایا۔ جس سے احباب بہت خوش ہوئے۔ دعا کے بعد مصافحہ ہوا۔ پھر خاکسار نے احمدیوں کو دعوتِ طعام دی۔ الحمد للہ۔

تعلیم الاسلام احمدیہ کالج

ہمارے کالج نے دسمبر میں پہلا سال پورا کیا۔ اور سالانہ نتائج کے دن "یوم والدین" منایا۔ کالج کے پرنسپل برادرم احمد حسن صاحب سوکیہ نے رپورٹ پیش کی۔ سیکرٹری تعلیم مسٹر منصور امیر الدین صاحب نے بھی تقریر کی۔ ہمارے پریذیڈنٹ مکرمی برادرم حنیف محمد صاحب جواہر نے انعامات تقسیم کئے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں کالج کی لیبارٹری (کیمسٹری) کو مکمل کرنے کی توفیق خدا تعالیٰ نے خاکسار کو دی۔ عمارت، فرنیچر۔ سامان و ادویات وغیرہ بے سروسامانی کے باوجود اللہ تعالیٰ نے پوری کرنے کی توفیق دے دی۔

احمدیہ لائبریری

لائبریری کے دو حصّے ہیں۔ ایک تو LENDING حصہ ہے اور دوسرا فروخت کا۔ دونوں حصّے باقاعدگی سے کام کرتے رہے۔ دفتری امور۔ اردو ڈاک کا کام۔ زائرین سے ملاقاتیں۔ احمدی احباب سے مشورے اور دفاتر عمل کے کام بھی جاری رہے۔ مشن ہاؤس

کی تعمیر کے علاوہ مسجد دار السلام روز ہل میں عورتوں کے حصّہ کی تکمیل۔ مسجد مونتائیں بلانش میں منارۃ المسیح کی تعمیر۔ مسجد سینٹ پیئر میں عورتوں کے حصہ (ہال) کی تعمیر بھی اس عرصہ میں جاری رہی۔ جملہ انتظامی اور مالی امور کے علاوہ وقار عمل کے لئے بھی انتظام خاکسار کو کروانا پڑتا رہا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اُس نے ان کاموں کی توفیق دی۔

احمدیہ مدارس

اس وقت، ہمارے آٹھ تعلیمی مدرسے بھی چل رہے ہیں۔ جہاں بچے اور بچیاں سکول کے بعد ڈیڑھ دو گھنٹے تک قرآن مجید۔ دینیات اور کچھ اُردو کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ تین سو سے زائد بچے ان مدرسوں میں پڑھتے ہیں۔ ۱۹۶۸ء میں ان کے سلیبس اور طریقۂ تعلیم کو بہتر کرنے کے لئے کئی ایک سیمنار کئے گئے۔ دسمبر میں سالانہ امتحانات لئے گئے۔ بہت سے اساتذہ نے بطور والینٹئرز کے ہماری مدد کی۔ پاس ہونے والوں کے لئے سرٹیفکیٹ چھپوایا گیا جو ہر سال دیا جایا کرے گا۔ اول دوم آنے والوں کو انعامات دینے کے لئے "یوم الوالدین" کی تقریبات جملہ مدارس میں منائی جا رہی ہیں۔

متفرق امور

(۱) اس عرصہ میں تین خطباتِ نکاح خاکسار نے پڑھائے جن میں تفصیل سے اسلامی تعلیم کو پیش کیا اور بدعات کو ترک کرنے پر زور دیا۔ سامعین میں غیر از جماعت لوگ اور ہندو بھی شامل تھے۔

(۲) دو بھائیوں کی وفات پر نماز جنازہ کے موقعہ پر تبلیغی مواقع بھی ملے۔

(۳) خطباتِ جمعہ اکثر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے الفضل سے سُناتا رہا۔ اور مقامی ضروریات کے مطابق بھی احباب کو توجہ دلاتا رہا۔

(۴) مجلس عاملہ مرکزیہ اور مجلس عاملہ خدام کے کئی اجلاسوں میں شامل ہوا۔ ڈاکٹر حسن مستن جن کو خاکسار نے ۱۹۶۱ء میں اعلیٰ تعلیم کے لئے تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں بھجوایا تھا، اب ڈاکٹر بن کر دہ نومبر میں یہاں آئے۔ خاکسار نے وزیر صحت سے ملاقاتیں کیں اور اب ان کو ماریشس گورنمنٹ نے سرکاری پوسٹ دے دی ہے۔

(۵) مقامی لائبریریوں کا سروے کیا۔ کئی جگہ خود گیا اور اعلیٰ آفیسران سے ملاقاتیں کر کے ان کو اسلامی لٹریچر بھی عوام کو مہیا کرنے کی طرف توجہ دلائی جس کا نتیجہ اچھا ثابت ہو رہا ہے۔

(۶) لنڈن سے ماریشس احمدیوں کی آمد پر جماعت اور خدام کی طرف سے اُن کو خوش آمدید کہا گیا۔ اور انہیں فرنچ زبان میں بھی تبلیغ کرنے کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی۔

(۷) مقامی اخبارات میں ہماری جماعتی خبریں اکثر آتی رہیں۔ اور مشن کا تذکرہ ریڈیو اور T.V. پر بھی ہوتا رہا۔

(۸) اللہ تعالیٰ نے اس عرصہ میں کئی نئے بھائی بہن دیئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو استقامت بخشے آمین۔

بالآخر دُعا کی درخواست ہے کہ ہم تو کمزور اور عاجز انسان ہیں اور خطاؤں سے پُر۔ اللہ تعالیٰ ہماری مغفرت فرمائے اور اپنے فضل سے اپنی برکتوں سے نوازے اور اسلام اور احمدیت کی ترقی کے وسیع دروازوں کو کھول دے آمین۔

والسلام
خاکسار
محمد اسماعیل منیر
انچارج احمدیہ مسلم مشن ماریشس

قادیان میں عید کی قربانیاں
دوست جلد اطلاع دیں

حسب سابق اس سال بھی عید الاضحیہ کے موقعہ پر بیرون جات سے احباب جماعت کی طرف قربانی کا جانور ذبح کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ ایسا کرنے سے ایک تو آسانی کے ساتھ اُن صاحب کے ذمہ کا فرض ادا ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی قربانی کے گوشت سے قادیان میں مقیم احباب استفادہ کر سکتے ہیں۔

لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ دوستوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے لئے قربانی کے جانور کی رقم جلد از جلد مجھے بھجوا دیں تاکہ انتظام میں سہولت رہے۔ اس وقت قادیان میں قربانی کے جانور کی قیمت کم از کم ۶۰/- روپے ہے۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

ہر قسم کے پُرزے

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پُرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں۔

کوالٹی اعلیٰ ——— نرخ واجبی

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA — 1

فون نمبرز 23 — 1652 / 23 — 5222

تار کا پتہ "AUTOCENTRE"

For all your requirements

in GUM BOOTS

- STRAIGHT HOSES
- TROLLY WHEELS
- EXTRUDED RUBBER SECTIONS
- RUBBER MOULDED GOODS
- RUBBERISED ROLLERS

AS PER CUSTOMER'S SPECIFICATION

PHONE : 24-3272

GLOBE RUBBER INDUSTRIES
10, PRABHURAM SIRCAR LANE,
CALCUTTA-15